إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

کتاب لاجواب پسندیدہ شیخ و شاب مغازی الرسول حالات سرور مقبول مطبوع طبایع زمانہ مسمی

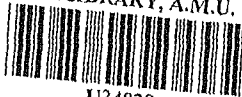
۲۱



من تصنیفات سرآمد سخنوران عالی منزلت امیر کبیر نواب میاں یار محمد خاں صاحب بہادر تخلص شوکت

در مطبع حسنی رامپور مطبوع گردید





بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع فسانہای فصاحت شیم — ثنای خداوند لوح و قلم

کیا جسنی پیدا جہان سربسر — [illegible] مہر و نجم و قمر

ہر ایک شی مین قدرت ہے اوسکی عیان — ثنا مین ہے قاصر زبان جہان

وہ یکتا ہی اور اوسکا یکتا حبیب — دو عالم کی دولت ہی اوسکی نصیب

نہی رتبہ سرور کائنات — شفیع خلایق جمیل الصفات

وہ بیشک ہے محبوب پروردگار — نہین مثل اوسکی کوی نامدار

نبی اور اخاتم انبیا
ہیں بندۂ حضرت کبریا

ہزاران تحیت بر آل کرام
کہ پایا ہی عالم نی اونسی نظام

اور اصحاب امجاد والاگہر
ابوبکرؓ و عثمانؓ علیؓ و عمرؓ

ہے رتبہ عیان اونکا آفاق مین
ہو جسطرح انوار اشراق مین

زبان سخنور ہے عاجز بیان
سکوت و خموشی ہی اسجا بیان

سبب نظم شہنشاہ نامہ

سپیدہ دمان شوکت خاکسار
طلبگار افضال پروردگار

بہمراہ احباب مثلِ صبا
فرح بخش مین شاد و خندان گیا

بہارِ چمن کا کرون کیا بیان
مرقع تہا قدرت کا یکسر عیان

وفور فرح کا سماں تہا عجب
ہوا شاد دل سبکا با صد طرب

فرح بخش
نام باغ

ہر ایک شخص پڑھنی لگا شعر چند　　بآئین شائستہ و دل پسند

پس انگاہ شہنامہ خوانی ہوی　　نمایان دُرفشِ کیانی ہوی

کہا سب نے مجھسی کہ ای قدردان　　لکھو تم بھی ایک نظم مین داستان

کہ ہو صاف صاف اور اردو زبان　　بطرز پسندیدہ شاعران

کیا عرض مینے بہت خوب ہے　　مجھی حکم احباب محبوب ہے

بفضل خداوند رب مجیب　　لکھون ایک قصہ عجیب و غریب

کہ ہون شاد سنکر کی پیر و جوان　　خصوصاً بہادر جو ہین فی زمان

جو آیا مکان مین بہنگام شب　　کیا فکر مینی بصد غور تب

کہ کس داستان کو لکھون ای خدا　　کرون کونسی شاہ کی مین ثنا

اسی فکر مین نیند طاری ہوی　　عنایات و امداد باری ہوی

یہ دیکھا کہ ایک باغ ہی دلکشا　　ہر ایک تختہ اوسکا ہی راحت فزا

روان ہر طرف نہر آب زلال — شگفتہ ریاحین بحد کمال

ہر ایک سمت کرنے لگا سیر باغ — غم جان و دلسی تہا مجکو فراغ

قریب آیا ایک شخص عالی دماغ — کف دست مین اوسکی زرین ایاغ

مخاطب ہوا مجہسی بعد از سلام — بطور پسندیدۂ خاص و عام

کہ ای مرد ذی عقل شیرین کلام — ہے خیر القصص حرب خیر الانام

رقم کر تو احوال جنگ رسول — کہ تا ہو سخن تیرا ابتک قبول

یہ سنکر میری چشم وا ہوگئی — بس اسبات کی دلمین جا ہوگئی

اوٹہا بیدرنگ اور لیکر قلم — بسان دبیران معجز رقم

لگا کرنے انشا مین یہ مثنوی — بوجہ وجیہہ و بطرز نوی

شہنشاہ نامہ ہی نام کتاب — ہر ایک داستان ہیگی با آب و تاب

کہ سنتی ہی ہو محو اب لا کلام — ہوس شاہنامہ کی دلسی تمام

دعا ہی یہ شوکت کی ہر صبح و شام
کہ ہو مثنوی جلد یا رب تمام

پسند طبائع ہو میرا کلام
رہی حشر تک یاد میرا ہی نام

ذکر پیدائش سرور کائنات بیان برخی از معجزات

نوا سنج اخبار خیر الوری
رقم ساز آثار بدر الدجی

تولد کا حضرت کے احوال اب
بتحقیق لکھتا ہی با صد ادب

کہ وہ فخر آدم شفیع انام
سماء نبوت کا بدر تمام

محمد رسول خدای کریم
کہ ہی خلق مین اوسکی خلق عظیم

زمانہ مین کسری کی پیدا ہوے
زمین و زمان اونپہ شیدا ہوے

تہی نہصد سی افزون پنجاہ سال
سکندر کو جبتک کہی انتقال

اور عیسی کو دنیا سی سوی فلک
ہوی پانچ سو آٹہ تہی جبتلک

ہوئی جبکہ پیدا نبی کریم	جہان مین ہوئی خرمی عظیم
نہوئی سے بارش کے امی فزون	عرب مین گرانی تھی ازحد فزون
ہوا قحط معدوم از فضل رب	ہوئی سبز شاداب اشجار تب
بہم تہنیت گو ہوئی کل ملک	ہوا بند شیطان پہ باب فلک
یہ کسری کی ایوان مین لرزہ ہوا	کہ چودہ گری کنگرہ بیخطا
سراسر ہوا شق وہ عالی محل	پڑا ملک ایران مین یکسر خلل
بجھی مفتہ آگ زردشت پیر	تعجب مین تھی سب صغیر وکبیر
وہ دریائے ساوہ ہوا ناپدید	ہوئی شاد عابد پریشان پلید
سماوہ کہ وادی مین دریا ہوا	کہ سابق کبھو وان نہ پانی نہ تھا
سلاطین آفاق گردن نگان	رہی یک شب و روز بے زبان
صنم ہائی کعبہ ہوئے سرنگون	شیاطین دنیا ہوئی کل زبون

کہانت کا سب علم باطل ہوا
ہر ایک کاہن و سدنشی عاطل ہوا

ہزارون ہوی معجزہ اس طرح
کیا مینی اسجا بیان جسطرح

اوسی سال مین با سپاہ گران
ہوا ابرہ سوی کعبہ روان

کیا عزم کعبہ کا جب انہدام
ہوا قہر نازل وہین لاکلام

ابابیل سجیل سے لیکے سنگ
ہزارون نمایان ہوئے بیدرنگ

تمامی سپاہ اور فیلان مست
ہوی قتل یکدست پای شکست

لکھون جزو و کل گر بشرح تمام
ہو بار شتر مثنوی لاکلام

جناب نبی سے غرض ہر زمان
نمایان تہی آثار مجد نشان

ذکر نبوت حضرت ختم المرسلین و شفیع المذنبین

جو گذری چہل سال عمر شریف
بتشریف یزدان ہوی ہم ردیف

وحی لیکے نازل ہوئی جبرئیل | بحکم خدای عظیم وجلیل

کئے عرض پہلے درود وسلام | پڑہا بعد اوسکی خدا کا کلام

نبوت کا حضرت کو مژدہ سنا | کہا آپ ہین خاتم الانبیا

نبوت ہوئی جسکہ شہ پر تمام | ہدایت پہ باندہی کمر صبح و شام

ہوئی دشمن جان گروہ قریش | مکدر کیا شہ پہ سامان عیش

ہوئی متفق سروران عرب | کئی شہ سی اعجاز نادر طلب

ہوئی معجزی شہ سی ایسی عیان | کہ حیران ہوئی دیکہہ پیر و جوان

بہت شخص ایمان لائی بدل | ہوئی لطف ایزد سی وہ مشتمل

شقی جو سیہ دل تہی از ازل کین | وہ اعجاز کو سحر سمجہی یقین

لکہوں معجزونکا اگر ماجرا | ہنی خشک خامہ ہو اغلب ہرا

ظلال غمامہ کلام غزال | اصابع سے اجرائی آب زلال

کلام صبی اور شق القمر　　درود و سجود حجار و شجر

عروج سما و نزول کتاب　　حنین جذع از فراق جناب

ہزاروں میں اعجاز شاہ عرب　　ولیکن سنو حال معراج اب

ذکر معراج

مئی ناب وحدت پلا ساقیا　　کہ کثرت میں وحدت ہو جلوہ نما

لکھوں تا کہ معراج شاہ عرب　　بطرز پسندیدہ با صد طرب

زبس مجھکو مرغوب ہے اختصار　　زمانہ میں ہوں میں خلاصہ نگار

کہ تا شوق سی خاص و عام جہاں　　کریں مثنوی یاد سب بیگمان

نبی کی نبوت کی جب دس برس　　ہوئی ختم از فضل فریادرس

شب بست و ہفتم ز ماہ رجب　　فرود آئی جبریل با صد ادب

کہا ای نبی بشیر و نذیر — چلو حسب حکم خدای قدیر
زمین سی چلو سوی چرخ برین — حضور خداوند دیان دین
براق سبک رو پہ ہین سوار — ہوی باکمال شکوہ و وقار
بیک آن از عون رب اله — فرود آی بیت المقدس مین شاہ
بفرمان عالی رب انام — روان رسولان پیشین تمام
برای ملاقات حاضر ہوی — جمال مبارک کی ناظر ہوی
اور او سجا پڑہی باجماعت نماز — امامت سی حضرت ہوی سرفراز
پس از طاعت کردگار جہان — جناب محمد شہ انس و جان
ہوی عازم رفتن آسمان — بصد شان و شوکت بصد عز و شان
چپ و راست خیلی ملایک تمام — پس و پیش پیغمبران کرام
جو پہونچی باقصای سدرہ جناب — کہا جبرئیل امین نے شتاب

کہ ای سرور جن و انس و ملک / رسائی تہی بندیکی بس یہان تلک
اگر یک سرِ مو تجاوز کرون / یہان سی تو ہوجای حالت زبون
بس اب آپ ہون یہانسی تنہا روان / بذات مقدس سوی لامکان
روانہ ہوی بیشتر بعد ازان / سوی عرش اعظم رسول زمان
تہا جب براق ازتگ و تاز تیز / نمایان ہوا رف رف گرم خیز
روانہ ہوی ہوکے اوسپر سوار / حبیب خداوند لیل و نہار
ہوی جب بہت قطع راہ دراز / ہوا تب تو رف رف بہی طاقت گداز
ہوا مضطر خاطر برای رسول / زہی رتبہ و شان اب بتول
شتابان ہوی مثل پیک نظر / گئی عرش و کرسی سی بہی بیشتر
ملا رتبہ قاب قوسین کا / ہویدا ہوا راز کونین کا
ہوی جبکہ مشمول لطف و کرم / بشادی پہرے وہانسی سوی حرم

گیا سیر ما فی السما کا تمام جو داخل ہوئی پھر بجائی قیام
تو دیکھا کہ ہی گرم فرش و لحاف ہی جنبش مین زنجیر دروازہ صاف
ہوا حال معراج یکسر تمام بہ ایجاز کلی پے خاص و عام
مفصل یہ ہی داستان بس طویل بہت ہیگا احوال با قال و قیل
خلاصہ نگاری ہی از بس پسند ہوا ختم یہہ حال در شعر چند

ذکر ہجرت از مکہ معظمہ بمدینہ منورہ

نبوت کی گذری جو تیرہ برس پیمبر کو کعبہ مین ای خوش نفس
ہوتی چند صد مرد پیر و جوان بہ انوار ایمان روشن روان
ولیکن سران و یلان عرب ہوتی در پی قتل محبوب رب
فرود آئی جبریل عالی مقام پیام خدا لیکی با صد سلام

کہ ہی حکم ایزد یہ ای نامور — مدینہ کو ہجرت کرو جلد تر
یہی امر ہے اب قرین صلاح — اسی مین ہے منظور باری فلاح
سنا جب نبیؐ نی یہ حکم خدا — تو عزم مدینہ اوسیدم کیا
ربیع نخستین کی تہی بارہوین — کہ ہنگام شب شافع مذنبین
علی کو سلا بستر خاص پر — ہوئی گام فرسائی راہ سفر
پیادہ ہوئی اس جہت سے روان — کہ تا کافرون پہ ہووے عیان
نکل کرکے مکہ سی باہر بغور — ہوی منزوی آپ در غار ثور
ابوبکر صدیق تہے یار غار — سوا اونکی اوسجا نہ تہا غمگسار
فم غار پر عنکبوتون نے آ — دیا جال جالی کا اپنی بچہا
کہ رہ غار کا صاف پنہان ہوا — شجر امِ غیلا اگا اوسپر اوگا
کبوتر نے بیضہ دیا آن کر — بنا آشیانہ بزیر شجر

اوسی شب کو مکہ کی سب خاص و عام — بسامان شبخون ہوے تیز گام
نبی کی مکان مین جو آی بلان — تو پایا نہ حضرت کا نام نشان
علی ولی سی ہوی ہمکلام (علیہ السلام) — کہ احمد کہان ہین بتا اے ہمام
کہا آپ نی اے گروہ قریش — نہین مجہکو معلوم کہاو نہ طیش
کہا سب نی اکثر میان جبال — پی طاعت حضرت ذو الجلال
نبی کا ہی مسکن صباح و مسا — تجسس کرو چلکی ہان بہی فرا
پہرے کوہ و صحرا مین سب جابجا — ولیکن ملا کچہہ نہ اصلا پتا
بصد رنج آئی گہرون کو تمام — خجالت سی چہری ہوے زرد فام
بیان کرتے ہین یون راویان صحیح — بلفظ ملیح و زبان فصیح
کہ اک سانپ رہتا تہا اوس غار مین — ہو جس طرح سی آب تلوار مین
نبی کی زیارت کا مشتاق تہا — سیہ مست و فربہ بہت چاق تہا

ہوئی رونق افروز جب مصطفے
سحر کو وہان پر بحکم خدا

رکھا زانوی پاک صدیق پر
پئی خواب راحت پیمبر نے سر

شب تار مین پا کی سوراخ مار
کیا بند صدیق نے ایک بار

ز انگشت پا سی کیا بل کو بند
زہی جرات و ہمت ارجمند

کہ تا سانپ بل سی نہ آوی نکل
نہ پڑ جاوی راحت مین نبی کی خلل

ہوا مار آگہ بحکم خدا
کہ آرام کرتی ہین یہان مصطفے

بشوق زیارت شتابان ہوا
دہن بند پا کر کے پیچان ہوا

ڈسا پای صدیق اوس سانپ نے
لگا جسم صدیق تب کانپنے

ولیکن اوٹھایا نہ اوس جا سی پا
نکل آئی آنسو یہ صدمہ ہوا

گری اشک رخسار سرور پہ جب
اوٹھی خواب سی آپ گھبرا کی تب

ہوئی حال پرسان بلطف تمام
سنا حال و فرمایا ای نیک نام

وہ میری زیارت کا مشتاق تھا — اوسی بندش در بہت شاق تھا
کف پا اوٹھا و وہان سی شتاب — کہ تا آرزو سے ہو وہ کامیاب
سُنا جبکہ صدیق نی یہ خطاب — لیا کھینچ پا کو وہان سی شتاب
رسول خدا نے لعاب دہن — بحکم خدا قادر ذو المنن
لگایا جو اسپر ہوے تندرست — توانا و صحت قرین چاق و چست
زیارت سی جیسے ہوا بہرہ ور — زہی قدرت حضرت دادگر
رہی تین دن تک نبی الہدا — اوسی غار مین حسب امر خدا
بروز چہارم ہوی گام زن — بسوی مدینہ بوجہ حسن
منازل کو طی کرکے شاہ شہان — مدینہ مین داخل ہوی شادمان
صحابہ و انصار حاضر ہوی — ورود ہمایون کی شاکر ہوی
جوانان اوس اور خزرج تمام — ہوی آکے حاضر برای سلام

اور ایمان لائی بقلب سلیم
نبوت پہ احمدکی بخوف وبیم

مدینہ مین ساکن ہوی مصطفےٰ
ہوا عالم افروز نور ہدے

غزوہ اول معروف بغزوہ بدر واقعہ سال دوم ہجرت

وقائع نویسان شیرین بیان
سخندان سخن سنج وشیوا زبان

غزائی نخستین کو بی اختلاف
کتابو نمین لکھتی ہین یون صاف صاف

کہ سفیان تہا ایک مرد صاحب دول
قوی بازو وسخت دل درجدل

رئیس کلان رکن شہر جلیل
عرب کے امیرونمین مرد جلیل

بدل لات وعزا ہبل کا غلام
پرستش مین مصروف ہر صبح وشام

گیا شام کو لیکی مال کثیر
پی بیع یک سال مرد امیر

پہر اجب وہانسی بجاہ وحشم
کہا ہمد مونسی کہ ہیگا ستم

محمد مدینہ میں ہے برقرار
ترقی پہ ہے دین پروردگار

مٹی بت پرستی جہان ہی غضب
رہ و رسم تازہ ہوا ہی عجب

سوا اسکی اب میں یہ ماجرا
سنا ہی یہ یارو سنو تم ذرا

کہ ہیں عازم احمد بسامان جنگ
پئے غارت قافلہ بی درنگ

کہا ہمدموں نے کہ ای نامدار
نکر فکر اسباب کی زینہار

ترے پاس ہے ملک و فوج و درم
قبائل بہت ہینگی زرین علم

محمد کہ ہی پاس کیا ای ہمام
کہ ہو اسقدر فکر ہر صبح و شام

طلب کرکے افواج نصرت اثر
کرو جنگ یکبار اب بے خطر

یقین ہے کہ بس پا ہو فوج رسول
تمناء دل ہووے یکسر حصول

پسند آیا یہ قول سفیان کو
کہا مرحبا ہے صلاح نکو

طلب کر بسرعت سپاہ عرب
ہوا عازم حرب وہ بے ادب

نبی کو خبر دار کی وحی نے خبر — کہ آتا ہے سفیان با کر و فر
ہزار اوسکی ہین ساتھ جنگی یلان — شجاعان مکی قریشی جوان
ابو جہل و عباس ابطال و قت — بہت پہلوان رستم و زال وقت
ہین ہمراہ با عسکر بحر جوش — زرہ پوش و قوس کیانی بدوش
دیا شاہ نے حکم سنکر یہ حال — کہ حاضر ہون انصار فخ خصال
بیک طرفۃ العین از حکم رب — ہوئی جمع انصار و اصحاب سب
کہا شاہ نے حال سفیان تمام — دیا پہر وغا کی لئے حکم عام
کہ ہو جلد طیار اے مومنین — مقابل ہوا زمرۂ کافرین
بروز دگر شاہ زرین لوا — ہوا جلوہ گر جب باوج سما
ہوئی فوج فوج آکی حاضر سپاہ — رکاب سعادت مین بی اشتباہ
وہ تہی تین سو تیرہ غازی جوان — با نوار ایمان روشن روان

ابطال شجاع جمع ابطال

سفر کر کے سلطان دنیا و دین ۔ ہوی بدر مین جا کی منزل گزین

سپہدار سفیان بفوج گران ۔ مقابل ہوا مثل پیل دمان

بہم ہر دو لشکر ہوئی جنگ جو ۔ مثال ہژبران پرخاش خو

علیؑ اور حمزہؓ بسان اسد ۔ ہوئی حملہ آور بر اہل حسد

شجاعان کفار بہی مثل شیر ۔ بسان نریمان و سام دلیر

مقابل تہی از رہ جہل بسیط ۔ ز گردان سلطان فارقلیط

سوار دلاور تہا عتبہ بنام ۔ بہیکل چو شیر ژیان کنام

سر افراز بزم دلیران دہر ۔ اوٹہا باگ گہوڑیکی با زجر و قہر

ہوا آ کی حمزہ سی گرم نبرد ۔ رخ مہر تابان ہوا لاجورد

بہت دیر تک نیزہ بازی ہوئی ۔ دو جانب سی بس ترک تازی ہوئی

کہنچی بعد ازان تیغ آئینہ رنگ ۔ ہوا شور برپا ترنگا ترنگ

فارقلیط و فارقلیط و فارقلیطا انجیل مین نام آنحضرت کا ہی

ہنر تیغ رانی کے ظاہر ہوے / دو جنگی دلاور نہ قاصر ہوے
زمین سے فلک تک غمام غبار / عیان لمعۂ تیغ تھی برق وار
کہ ناگاہ حمزہ کی تیغ اصیل / پڑی خود پر مثل قہر جلیل
کٹا سر بسر خود فولاد سر / اوتر سر سی آئی میان کمر
دو پرکالہ عتبہ ہوا سرنگون / روان جسم ناپاک سی موج خون
مظفر یل حمزہ با تیغ تیز / ہوا قلب اعدا مین گرم ستیز
ولید دلاور یل پیل زور / سمجھتا تھا پیل وہان کو وہ مور
نکل صف سے میدان مین با طیش و جوش / بہل من مبارز ہوا پر خروش
علی قریشی مقابل ہوے / بیک ضرب کافر کی قاتل ہوے
جوان حسین شبیہ شیر تن / جناب علی سے ہوا تیغ زن
غضنفر نے نعرہ کیا ایک بار / ہوا سہمگین وہ دلاور سوار

پڑی سر پر اوسکی جو تیغ دو سر
دو حصہ ہوا سر بسر جسم و سر

گرا اسپ سے شیبہ کفر کیش
مقابل ہوا معتزار روی طیش

ملا خاک مین وہ بہی بے قال و قیل
ہوا المین سفیان بہت کچہہ ذلیل

وہ تینون ہوے جب روان فی السقر
مقابل ہوا حنظلہ آن کر

گیا وہ بہی دوزخ مین مثل سہ تن
ہوا تیغ زن نوفل صف شکن

بیک ضرب تیغ امام امم
روانہ ہوا وہ بہی سوی عدم

اسیطرح جہیش نامی سوار
کہ ہر ایک تہا جرات مین سفندیار

ہوی قتل از دست شیر خدا
زہی راکب دوش خیر الورا

سپہ پاس سفیان کی تہی بیحساب
دلیر و مبارز توانا و شاب

دیا حکم اوسنی کہ یکدفعہ سب
کرین حملہ بر فوج شاہ عرب

ہوی چار سو سے عیان دار و گیر
قیامت فگن تہے صدای نفیر

زمین و زمان تھا قیامت نشان | ہوا غلبہ کفر ہر سو عیان
نبی نے جو دیکھا یہ حال سقیم | ہوئی ملتجی پیش رب کریم
کہ ای داور دو جہان از کرم | مدد کر تو از راہ لطف اتم
کہ تا پرچم کفر ہو سرنگون | پریشان ہون کفار و گردان زبون
دعای پیمبر ہوی مستجاب | ہوا کافرون پر خدا کا عتاب
سرافیل و میکال و روح الامین | بحکم جہاندار جان آفرین
لیے ساتھ اپنی دلاسہ ہزار | ملائک بر اسپان ابلق سوار
ہوئی شامل فوج خیر الوری | سرِ مو نہین فرق اسمین ذرا
جو تائید غیبی ہوتی ایک بار | دگرگون ہوئی حالت کارزار
صف لشکر کفر برہم ہوئی | عجب جنگ اوس آن درہم ہوئی
دم کشتگان سی زمین لالہ فام | تن مردگان کا تھا یہ ازدحام

که پوشیده روئی زمین هو گئی — اجل گشت اجساد کو هو گئی

ابو جهل سردار قوم قریش — بهت اور نامی سواران جیش

تباه و پراگنده جو نار و زار — جهان سی گئی سوی بئس القرار

بهت شخص زنده هوی دستگیر — ازانجمله عباسؓ گردون سریر

بقیه رهی جو پیاده سوار — هوئی کام فرساتی راه فرار

هوئی شادمان ختم پیغمبران — بجا لاتی صد شکر خلاق جان

سپهدار عباسؓ عم جناب — هوئی نور ایمان سی کامیاب

بفرط بشاشت بعون خدا — مدینه مین داخل هوئی مصطفی

سراسیمه سفیان سفینه زمن — بچشم گهربار و خاطر حزن

بسرعت گیا سوی بیت العتیق — تف غیض سی جان سراسر حریق

قسم کهاتی کعبه مین با چشم نم — پکڑ کر سر ایک بت کا اوسنی قدم

که امسال دگر جمع کرکر سپاہ
کرون جنگ مین از رسالت پناہ

بہت مرتبہ ہوگیا میرا پست
نلون جبتلک مین قصاص شکست

نہین چین مجھکو نہ آرام و خواب
نہی پر نہون جبتلک فتح یاب

ہوا بدر کی جنگ کا انفصال
سنو اب احد کی لڑائی کا حال

غزوہ دوم معروف بجنگ اُحد و بیان شہادت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ و شکستہ شدن دندان مبارک و فتح حضرت ظل سبحانی بر ابو سفیان

نگارندہ نقش ہائی نگار
طرازندہ حرف بہزاد کار

یون لکھتا ہی یہ کارنامہ عجیب
کہ اکروز حضرت حبیب مجیب

بایوان دولت تہی رونق فروز
چو مہر درخشندہ در نیم روز

دو زانو حضور نبی سر بسر ‎ ‎ مثال کواکب بصد کر و فر

بفرخندہ حالی و عیش و نشاط ‎ ‎ قرین مسرت بصد انبساط

گروہ صحابہ و انصاریان ‎ ‎ نشستہ تھی با شوکت و فر و شان

بناگاہ مخبر نے دی یہ خبر ‎ ‎ کہ آتا ہی سفیان با کر و فر

سواران شایستہ کارزار ‎ ‎ لیی ہاتھ مین رمح جوشن گذار

عنان در عنان و سنان بر سنان ‎ ‎ بسوی مدینہ ہین پیچان عنان

ز سر تا بپا غرق آہن یلان ‎ ‎ ہو آئینہ مین جیسی جوہر عیان

شتابان ہین مکہ سی مانند باد ‎ ‎ بصد غصہ و کینہ چون قوم عاد

نبی کا ہوا حکم اوسدم صدور ‎ ‎ کہ ای نامداران صاحب شعور

کرو جلد تدبیر سامان جنگ ‎ ‎ نہ ہرگز کرو تم ذرا اب درنگ

یہ آئی خبر پھر بروز دگر ‎ ‎ کہ سفیان نے با فوج پرخاش گر

گیا آگے کوہ احد پر نزول — ہوئی سنکر عازم جناب رسول
رکاب سعادت میں کل سہ ہزار — رواں تھے جوانان ایماندار
برابر عدو کے ہوئی خیمہ زن — نبی الورا شاہ لشکر شکن
دم صبح جب مہر رخشاں ہوا — ہر ایک ذرہ لعل بدخشاں ہوا
خلیل خدا حضرت مصطفے — ہوئی زینت افروز دشت وغا
دیا میمنہ شہ نے عکاشہ کو — کہ تھا وہ دلیر و جوان رزم جو
ابو مسلمہ کو دیا میسرہ — کیا بند کوہ احد کا درہ
ہوا حافظ درہ ابن جبیر — گریزاں ہوئے واں سے سب وحش و طیر
سر افراز مقداد اسود بنام — ہوئی جانب پشت جیش ہمام
رسول خدا قلب میں با شکوہ — ہوا رشک ایمن وہ میدان کوہ
علیؑ اور حمزہؓ دو جنگی اسد — ہوئی روبروی گروہ حسد

ادہر فوج کو لیکے جد یزید | صف آرا ہوا چون جدار حدید
سوی میمنہ خالد کینہ ور | طرف میسرہ عکرمہ نامور
شریفان مکی بسالت نشان | ہوی جابجا مورچہ بند وہان
جو دیکھی نبی نے سپاہ قریش | کہا وائی بر عز و جاہ قریش
کہڑی ہینگی ابطال آل لوای | فزون تر بشوکت ز کاؤس کے
ہر ایک شیر صورت ہر ایک نامجو | ہر ایک برق پیکر ہر ایک شعلہ خو
ہر ایک نامدار و ہر ایک یکہ تاز | ہر ایک کامگار و ہر ایک سرفراز
ہر ایک مرد میدان فرامرز شان | ہر ایک تیغ زن مرد نامی جوان
ہر ایک رستم وقت و مانند سام | جگر گوشہ کعبہ کی ہین یہ تمام
دریغا دریغا کہ یہ سب جوان | دو ساعت مین ہووینگی کل مردگان
ہوا شور نقارہ و بوق و کوس | ہوا گرد سی ہوگئی آبنوس

تہا اور ہوی مستعد بہر جنگ — کوئی سرخ چہرہ کوئی زرد رنگ
سپہدار حمزہ شجاع زمان — سر سروران جہان پہلوان
ہژبر ژیان عم خیر البشر — خداوند شمشیر و گرز و سپر
سوار سرافراز و لشکر شکن — یل نامور گرد شمشیر زن
ہوی جس سالہ پہ حملہ کنان — تن نامداران تہی بے سر و جان
ہوی جس طرف جا کی نعرہ زنان — فراری ہوی ہانسی پیر و جوان
یہ سفیان نے دیکہا تو حیران ہوا — لڑائی سے اوسدم پشیمان ہوا
کہا پہلوانونسی باصد غضب — کرو قتل حمزہ کو سب ملکی اب
ہوا لیکے ایک مشرک عثمان نام — کہ تہا پور طلحہ کا وہ لاکلام
پے جنگ میدان مین آیا نکل — کہ آئی تہی اوسوقت اوسکی اجل
مقابل ہوا مثل شیر دلیر — کہ تہا جان سی اپنی وہ ناشاد سیر

جہان پہلوان حمزۂ نامور مقابل ہوا مثل ضرغام نر
اور ایک تیغ ماری جو بالائی خود گلو تک عدو تک وہ آئی فرود
گلو سے جو اوتری تو بالائی زین گذر زین سے پھر ہوئی برزمین
نہان مثل بجلی ہوئی ایکبار دو حصہ ہوا وہ ستور و سوار
لوا دار افواج بطحا دیار غضبناک طلحہ چو دریائی قار
نکل صف سے ہمراہ خویشان بیا ہوا طالب مردم کارزار
اسیر عرب شاہ دلدل سوار ہوئی ہم مصاف اوسکی با صد وقار
شیاطین ہوے گرد و پیش علیؑ لگے حملہ کرنے بصد پردلی
ہوا اسپ ضیغم مثال شرر تگاپو لگا کرنے مثل نظر
گئے ہات خالی جو اعدا کی سب دلیرونکا زہرہ ہوا آب تب
کیا شہ نے نعرہ کہ ای قوم بد شقاوت شعاران اہل حسد

خبردار ہوا ب کہ قہر خدا — فرو د آیا تمپر ہے و احسرتا
چلی تیغ شہ بر سر کافران — تن مشرکین سے نکل بہاگی جان
سرانجام از دست میر انام — ہوا طلحہ با جمع یاران تمام
جو دیکہا یہ احوال سیف قتال — سراسیمہ کفار خسران مآل
گریزان ہوئے وحشت ہے جا سی سب — سپاہ نبی ہی بلا فکر تب
پی غارت مال سفیان و فوج — ہوئی جوش زن جیسی دریا کی موج
لگی لوٹ نی اسپ و شمشیر و مال — فروش و لباس و گران مایہ شال
ورے کی محافظ جو تہی پہلوان — دلیر و کمان دار و نامی جوان
بطمع حصول زر و سیم و اسب — خروشان ہوئے مثل آزر گشسب
مقیم در حرمت و فضل و خیر — خردمند و نام آور ابن جبیر
زبان سے بہت اونکا مانع ہوا — ولیکن کسی نے نہ کہنا سنا

دراکوہ کا چھوڑ جنگی پلنگ ‏ ‏ ہوئی غارتِ مال مین تیز چنگ
رہ بستہ یکسر کشادہ ہوئی ‏ ‏ پئی کافران صاف جادہ ہوئی
سپہ ُل فراری جو تہی بد ہواس ‏ ‏ ہوئی جمع اوسجا بلا خوف و یاس
کیا حملہ یکبار باصد مراد ‏ ‏ گری اہل ملت پہ مثل جراد
چکا چاک تیغ اور ہا ہوئی جنگ ‏ ‏ صدا اقتلوا اقتلو پے ونگ
ہوئی فوج اعدا سی ایسی بلند ‏ ‏ کہ حیران ہوئی زور مندار جمند
تمامی سپاہ رسول خدا ‏ ‏ ہوئی مضطرب ہان سی سیماب پا
دوان کرکے رہوار بار دگر ‏ ‏ قزل ارسلان حمزہ نامور
ہوئی اسقدر رزم جو بیدرنگ ‏ ‏ کہ گلگون ہوا خون سی میدان جنگ
زنِ بیحیا ایک ہندہ بنام ‏ ‏ کہ ہیگا جہنم مین اوسکا مقام
یہ سفیان کے لشکر سی اوسنی کہا ‏ ‏ کہ ای نامداران جنگ آزما

گری اس جوان کو کوئی سرنگون | کہ لشکر کو یکسر کیا ہی زبون
تو بخشون اوسی نعمت بیکران | جہان مین وہ پہر ہوا میر جہان
غلام سیہ رو تہا وحشی بنام | قبول اوسنی اوسکا کیا یہ پیام
ہوا در پی فکر وہ نابکار | عقب مین جو انکی دوان بیقرار
کہڑے تہے جہان پر نبی الہدا | لعینون نے پہینکا جو سنگ جفا
دہن پر لگا ایک سنگ گران | کہ دندان ہوئی چار ساقط وہان
ہوا شور برپا میان سپاہ | الم سی ہوا روز روشن سیاہ
کیا غل یہ ابلیس نے ناگہان | کہ ای جنگجویان نام آوران
جناب محمد شفیع امم | ہوئی زینت افروز ملک عدم
یہ سنکر ہوا ایک تلاطم بپا | نمودار اوسدم تہا قہر خدا
بجا انکہ وحشی نے بے درد و غم | لگائی جو حمزہ پہ تیغ ستم

جہان سے گئے سوئے دار البقا ۔ ہوئے مورد بخشش کبریا

جگر حمزہ نامور کا نکال ۔ وہیں کہا گئے ہندہ بدسگال

پریشان ہوئے یاوران نبی ۔ وفور الم تہا بجان نبی

ابوبکر سردار دیرینہ سر ۔ سرافراز اصحاب بطحا عمر

ہوئے تیغ زن مثل روئین تن ۔ یسار و یمین بہاگے وہ صف شکن

گئے دور تک دیکے گمرہان ۔ کمال تہور سے نعرہ زنان

ہوئے دور حضرت سے اصحاب جب ۔ قریب آئے اوس لحظہ کفار تب

سوائے علی پیشگاہ نبی ۔ نہ تہا دوسرا مرد میدان کوئی

پہ سفیان نے لشکر سے اوس دم کہا ۔ کہ اے مردمان نبرد آزما

ہیں صدیق و خطاب اسوقت دور ۔ نہ انصار سے ہی کوئی ذی شعور

بجز حیدر صفدر پر ہنر ۔ نہیں ہے نبی پاس کوئی بشر

مناسب ہے حملہ کرو ایکبار ۔ کرو قتل اونکو مثال غبار
ہوئی پر تہور یلان قریش ۔ پڑا ایک تلاطم میان قریش
بجا کوس جنگی فرنگی دہل ۔ چھپا مہر انور بہ برج حمل
زمین سر بسر ہوگئی پر غبار ۔ رخ روز روشن ہوا لیل تار
ہشام ولاور نہنگ وغا ۔ بہت اوسکی ہمراہ جنگ آزما
تمامی زرہ پوش مانند گیو ۔ توانا و زور آزما مثل دیو
ہوئی حملہ آور جو ایک دفعہ سب ۔ مقابل ہوئی اونسی کرار تب
حسام درخشان بفرق ہشام ۔ چلی مثل بجلی ز دست امام
گرا خاک پر اسپ سی پہلوان ۔ فراری ہوئی اوسکی ہمراہیان
امیر حجم عمر شمشیر زن ۔ ہوا ہم ترازوی اب حسن
بیک ضرب صمصام لیث خدا ۔ ہوا کشتہ کافر بدشت وغا

ولے تیغ حیدر شکستہ ہوئے | بہت خاطر شاہ خستہ ہوئے
کمر مین پیمبر کے تہی ذو الفقار | عطا کی اوسی دم بفخر کبار
رخِ شاہِ مردان ہوا لالہ رنگ | ہوا آکے خالد قرین بہر جنگ
اور ہمراہ اوسکی بلاف و گزاف | یلان جری آلِ عبد مناف
وو جانب کہنچی تیغ آتش فشان | ہوئے اسپ مانند برق دمان
پڑی خود خالد پہ تیغ دودم | کٹا خود و سر اوسکا سب یکقلم
گذر سر سے مانند پیک نظر | پڑی زین پر کاٹ صدر و کمر
تراشا جو زین کو تو اسپِ شکیل | ہوا بر شش تیغ سی بس قتیل
رہے اور باقی جو اعدائے دین | گئے بادیہ کو وہ کل مشرکین
رئیس بنی عامر و بُشد اسم | دلیر و قوی پنجہ و دیو جسم
علے سی ہوا آکے گرم مصاف | یل بے خرد سرگروہ خلاف

بیک ضربت ذو الفقار امام | ہوا مست صہبای تلخ حمام
کنانہ جوان مرد و شیر دژم | سوار سمند سبک رو قدم
ز سرتا بپا زیر برگستوان | پلارک مین جیسی ہو جوہر عیان
کمان رشک قوس قزح رنگ رنگ | جو دیکھی تو قوس فلک ہووی دنگ
بہری تیر ترکش مین مانند تیر | شہاب فلک پیش اوسکی حقیر
حمائل در افشان حسام مین | عیان اوسمین جوہر چین چین
خطای سنان رشک نخل بلند | دہری زین پر ایک پیچان کمند
بکف دست مین گرزۂ گاو سر | غضب سے ہر ایک سمت ترچھی نظر
عقب مین سواران نیزہ گذار | قرینہ سے باندہی ہوئی ایک قطار
ہوا حملہ ور بر جناب امیر | نہ تنہا فقط بل بجم غفیر
لگی چلنی گرز و سنان تیر و تیغ | صدای قضا تھی دریغا دریغ

قضا تھی خدا تھی دم ذوالفقار | عجب کافروں سی ہوئی کارزار

کسینی چلائی اگر بڑہ کی تیغ | کلائی اوڑادی وہین بیدریغ

کسینی کیا گرز کو گر بلند | دبا کر اوسی وقت جولان سمند

کیا ہاتہہ شانہ سی اوسکی جدا | اور اعجاز سے گرز کو غل بنا

دیا اوسکی گردن ہین جلدی پنہا | کیا قید ہستی سے اوسکو رہا

اگر بڑہ کے مارا کسینی تبر | روانہ کیا اوسکو سوئے سقر

کنانہ مقابل ہوا از علی | کیا نعرہ اوسنی بصد پردلی

بیک ضرب شمشیر الماس رنگ | دو حصہ کنانہ ہوا بیدرنگ

زمین مثل شنجرف از جوش خون | غلط بلکہ گلنار سی ہی فزون

ہوئی حملہ شاہ سی بلیقین | گریزان ہوئی مشرکین لعین

ظفر مند حضرت ہوئے بیسخن | شتربان لگے ہوئے پرحزن

گریزان ہوی مثل روبہ ز شیر | بجوف تف تیغ شاہ دلیر
خلیل خدا رحمت العالمین | نبی الورا خاتم المرسلین
بجا لای حمد خدای قدیر | ہوا چہرہ روشن چو مہر منیر
روانہ ہوی پھر مدینہ کو شہ | مثال خرام مہ چاردہ

بیان جنگ سوم غزوہ بنی مصطلق

ہوا جو ترقی پہ دین رسول | جہان نے کیا دین احمدؐ قبول
ز راہ جہالت بفرط غرور | حماقت شعاران ز فرہنگ دور
پی جنگ حضرت ہوی متفق | جوانان قوم بنی مصطلق
ہوا حاکم فوج حارث بنام | جناب نبی بھی پی انتقام
نکلکر مدینہ سے بہر غزا | ہوی جادہ پیما بحکم خدا

ملا راہ مین ایک جاسوس پیر — کمان قامت و تیز رو مثل تیر
وفور فراست سی کرکے غلو — پکڑ شیخ ثانی نے اوس فرد کو
کیا خوب احوال اعدا کو گوش — ہوئی پہر غضب سے بہت پرخروش
کیا عرض اسلام اوس مرد پیر — ولیکن ہوا جب نہ کچھہ بہی اثر
ہوا لال چہرہ ز فرط غضب — علم کرکے شمشیر بران کو تب
کیا دست و پا بستہ ملعون کو — کہ تا صدر کفار محزون ہوا
پس آنگہ کیا ذبح چون گوسفند — زہی دانش صاحب ارجمند
اگر زندہ جاسوس جاتا نکل — تو تدبیر صاحب مین پڑتا خلل
وہ جاکر خبر دیتا کفار کو — کہ آتی نبی تم خبردار ہو
خبر پاکی کفار بد روزگار — بہ تدبیر کرتے وہ سب کارزار
خبر جب نہ پہونچی تو غافل رہے — لڑائی کی ہرگز نہ قابل رہے

روانہ ہوئی وان سی پہر بیشتر
شہنشاہ لولاک با کرّ و فر

جہان جمع تہی کافران لئیم
وہین جا کی پہونچی رسول کریم

یکایک جو اعدا ہوئی باخبر
اوسی وقت لیکر کے تیغ و سپر

ہوئی روبرو با کمال شغب
یلان زمان جاہلان عرب

سپاہ نبی بہی ہوئے حملہ ور
بہ تیغ و سنان و بہ تیر و تبر

دو ساعت رہی جنگ مردانہ وار
ہر اک سمت آوازۂ گیر و دار

ہوئی آخرش پست پا کفر کیش
ہر اک نی کیا لاجرم نوش نیش

گریزان ہوئی وہ فتا نسل باد
مری جو ملی جا کی از قوم عاد

فراوان زر و مال و جنس و حشم
بہت اسپ و ہتہیار و محکم خیم

ہوا لوٹ مین مومنونکو حصول
ہوئی دلمین ہر ایک کے شادی حلول

ہوئی شوکتا جنگ یہ بہی تمام
لکہو جنگ خندق کو اب با نظام

غزوہ چہارم جنگ خندق جسکو جنگ احزاب بہی کہتی ہین

سنو ای عزیزان روشن روان | خردمند و ذی علم و جادو بیان
جو دو بار مغلوب سفیان ہوا | بہت دلمین اپنی پشیمان ہوا
شب و روز رہتا تہا اندیشہ مند | کمال تفکر سے خاطر نژند
ہوا ایکدن سوی کعبہ روان | پئے طوف اصنام بی جسم و جان
ملے راہ مین اوسکو چندین یہود | پریشان تراز قوم عاد و ثمود
یہودونکو اوسدم جو سفیان ملا | لگے کرنے فریاد سب برملا
کہ ای نامدارِ دیارِ عرب | بڑا جور ہمپر ہوا ہے غضب
محمدؐ نے ہمکو کہا بار بار | کہ ای بت پرستان عصیان شعار
نہین بت پرستی مین کچہہ نفع و سود | پرستش کے لائق ہے رب ودود

کیا ترک ہمنی نہ طور قدیم | رہی بت پرستی مین ہم مستقیم
نہ اصلا کیا پند کو جب قبول | بلا دفعتا ہوی ہمپر نزول
نکالا نبی نے بزور تمام | گہر و سنی ہمین زجر کرای ہمام
ترے پاس آی ہین بھر مدد | کہ تا دور ہو چشم سی یہ رمد
یہہ و دون سے سفیان نے اوسدم کہا | کہ مین بہی ہون دل تنگ صبح و مسا
کرو صبر اندک کہ تدبیر ہو | بفکر رسا ملک تسخیر ہو
قبایل ہون گر جمع یکسر تمام | تو حاصل ہو پہر فتح بہی لا کلام
یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا | پی جنگ اوسکو بہانہ ہوا
کیا اپنی ایوان مین اندیشہ ساز | ہر ایک دم تہا در فکر دور دراز
سمجھہ کر کی کچھہ دلمین بے خوف و بیم | فراہم کیا ایک لشکر عظیم
بہت گرد نامی ہر مرز بوم | یلان عرب جنگی اکثر تہی قوم

اسد اور غطفان قریظہ قریش | نظیر و کنانہ بصد قہر و طیش
سوا انکی نامی قبائل دگر | سرافرازہ دوران پدر بر پدر
ہوئی آکی سفیان کی سب ہمرکاب | بعزم وغا از رسالت مآب
مدینہ کو لشکر روانہ ہوا | خبردار اسی زمانہ ہوا
بگرد مدینہ ز حکم خدا | پیمبر نی بہی کندہ خندق کیا
ہوئی مستعد اہل دین بہر جنگ | مخالف کی افواج بہی بید رنگ
دلیری سی آکر محاصر ہوئی | خوشی سی بہت دلمین ظاہر ہوئی
رہی اسطرح چند دن تک جو جنگ | دو جانب ہوا فوج کا حال تنگ
عمر عبدود لی زروی غضب | کہا جاکی سفیان سی ہنگام شب
نہین ہے یہ جا لایق نقل و مہی | یہاں سد رجہ غفلت تجھی خیر ہے
دم صبح کر جنگ کا انتظام | صف آرا ہو میدان مین با احتشام

کہ تا مصطفےٰ کو ہزیمت ملے — بہت لوٹ مین پھر غنیمت ملے

کرون حرب مین اسقدر جستجو — کہ تا حشر باقی رہی آبرو

کہا اوسکو سفیان نے ای نامجو — فرامرز دوران ہے لاریب تو

ذرا بیٹھ پی اب مے لعل فام — کہ ہی صبحکو جنگ اب لاکلام

ہوا مشتری جب فلک پر عیان — گئی عرش تک تب صدائی اذان

نبی و صحابہ بصدق و صفا — نماز خدا مین ہوئے جبہ سا

اودہر کافران جہالت منش — یلان عرب مردم بدروش

مسلح ہوئی باشکوہ تمام — بجا کوس جنگی چو صور قیام

سنی جب نبی نے صدائے دہل — سراپردہ سے جلد آئی نکل

صحابہ و انصار پاکیزہ دین — ہوئی آکے حاضر نبی کی قرین

عمر عبدود کافر نامدار — بصد غصہ مانند اسفندیار

دبا کر کی گھوڑے کو مثل شرار
بیک جست خندق سے ھیکل کی پار

رجزخوان ہوا باصدای بلند
بہر سمت دوڑا کی اسپ سمند

پکارا کہ ای خاص و عام عرب
تعلی نمایان بنام و نسب

دلاور ہون مین مرد جنگی سوار
جسی حوصلہ ہو کری کارزار

صحابی نے ایک عرض کی از رسول
کہ ای شاہ کونین ابن بتول

یہ ہی شخص پرزور رستم توان
ہز بر فگن تیغ زن پہلوان

حکایت یہ مشہور ہے بے گمان
کہ یہ آفت دہر پیل دمان

روان تہا ہمراہ سوداگران
بسوی دمشق ای شہ انس وجان

سواران خونریز غارت گران
جری و جوان مرد آہن دلان

گری قافلہ پر جو ترکان بلخ
لگا لٹنی سامان ہوا عیش تلخ

عمر عبدود خاب شیرین مین تہا
ہوا غل تو گہبرا کی اوسدم اوٹہا

نہ تہا اوس گہڑی پاس آلات جنگ
کمر کہول سوتا تہا جنگی پلنگ

اوٹہا بی خطر اور ہوا نعرہ زن
بندہی تہی وہان پر شتر از رسن

پکڑ چار پای شتر از دو کف
وفور غضب سی ہہن پر زکف

مقابل ہوا مثل دیو سفید
ہوی چور ترسندہ و نا امید

شتر ہای سنگین کو مانند سنگ
لگا پہینکنی پہلوان بیدرنگ

ہوی فوج قزاق یکسر زبون
گریزان ہوی باول پر زخون

مسافر ہوی امین از قوم کین
کہا سب نے جن ہے یہ انسان نہین

جو ایسا ہو پر زور ای شاہ دین
تو پہر کون ہو جنگ مین اب قرین

دلیر و بہادر ہی پر زور ہے
شجاعت کا اسکی بڑا شور ہے

نہین ہمسر اسکی کوئی پہلوان
یہ ہی فخر رستم بزور و توان

سنا جب پیمبرؐ نے یکسر یہ حال
صحابہؓ سی اودم کیا یہ مقال

اگر تم سی کوئی کری اس سی جنگ — تو جنت ملی اجر مین بید رنگ

یقین ہے کہ یاور ہوا اوسکا خدا — ظفریاب ہو وہ برین اژدہا

علی نے پذیرا کیا یہ کلام — پیادہ پے جنگ لیکہ حسام

مقابل ہوئی صفدر صف شکن — سزاوار ان یل شیر تن

عمر عبد ودنی کہا ای جوان — پیادہ جو آیا ہی تو اب یہان

مگر کیا تجھی صلح منظور ہے — تو بہتر نہین صلح بہی دور ہے

پدر تیرا بوطالب نامدار — بڑا میرا مشفق تہا لیل و نہار

مجھی بہی ہی پہلی سی ایک اتحاد — تو اب بہی نہین تجھسی جنگ و فساد

علی نی کہا ای سوار پلید — مسلمان ہوا ہمین ہی تیری خیر

باین عقل و جرات باین فر و شان — عجب ہے تری ذات سی ایجوان

بتون کو سمجھتا ہی مثل خدا — نہین ہے یہ نزد خرد یہ روا

پرستش کے لائق ہے رب کریم — سمیع و بصیر و علیم و حکیم

ہدایت سے شہ کی ہوا پر خروش — کیا بات کو شہ کی اصلا نہ گوش

علم کرکے تیغ سر افشان بزور — مقابل ہوا آکی بازور و شور

ہٹو اور بچو کے لگی چلنی ہاتہہ — بچا دست و پا کو بصد پیچ و گہاتہہ

پیاپی تہا حملہ کنان بے ادب — چلی ہاتہہ سے اوسکی ہفتاد ضرب

امیر عرب نے بہی حملہ کیا — پڑی فرق کافر پہ تیغ خدا

سر از تن جدا ہو گیا ایک بار — ملا خاک مین مرد جنگی سوار

ہوئی صوت تکبیر شہ کی بلند — صدا سے ہوئے کافر اندیشہ مند

دوان کرکے اسپان طائر مثال — ہوئی مصدر فعل حرب و قتال

شجاعان اسلام بہی از عقب — ہوئے قاتل مشرکین ملکے سب

شکستہ سر و پا گسستہ لجام — پراگندہ احوال و خستہ تمام

گریزاں ہوئے دفعتا کافرین — زہی جرات مسلمین آفرین

ہر ایک قوم باکدورت خشم — بصد یاس و اندوہ با چشم نم

گئے اپنے شہروں کو لاچار ہو — رفاقت سے سفیاں کی بیزار ہو

ابوحنظلہ بھی بسوئے حرم — گیا بار غم سے کئے پشت خم

مظفر ہوئے سرور کائنات — بفضل خدا و ور کائنات

ہوئی ختم احزاب کی داستان — اب آگے ہے خیبر کا سارا بیان

داستان جنگ خیبر

جناب نبی شہسوار براق — رسول خدا زیب نیلی رواق

بصد کامرانی و فر ایک روز — خوشی سے تھے مسجد میں جلوہ فروز

صحابہ و انصار عالی تبار — حضور فرستادہ کردگار

اوب سی دو زانو نشستہ تہی سب — زبانون پہ جاری تہی تسبیح رب

کہ ناگاہ وحی خدای جلیل — ہوئی لیکی نازل وہین جبرئیل

نبی نی سنا جبکہ حکم خدا — سپاس خدا پہر وہین کی ادا

مخاطب ہوئی پہر رسول انام — بسوئی صحابہ بصد ابتسام

کہا سوی خیبر بعزم غزا — سفر ہیگا بی شک بحکم خدا

سفر کا کرو جا کی سامان درست — پی جنگ باندہو کمر بند چست

پہر انکو رواں ہوگی سب بیدرنگ — مہیا لگی کرنی سامان جنگ

ہوا جب ستارہ سحر کا نمود — تو ہر ایک نکل گہر سی پہر زود زود

در شاہ پر آکی حاضر ہوئی — نہ خدمت سی اصلا وہ قاصر ہوئی

نبی نی پڑہی صبح کی پہر نماز — نمایاں ہوا سب پہ راز و نیاز

ہوا مہر تابان کا رخ آشکار — سنہری ہوئی سب زمین یکبار

بزیر قدم ہاے فوج خدا / تمامی کا تہا فرش گویا بچہا
روانہ ہوے سرور محترم / مدینہ سے با فوج و طبل و علم
روان ہوکی منزل بمنزل شتاب / ہوے ارض خیبر مین وارد جناب
نہ مخفی رہی تم پہ اے سامعین / عرب کا ہے ایک پرگنہ بالیقین
کہ خیبر ہے نام اوسکا بی قیل و قال / بہت ہیگا زرخیز و نامی محال
وہان یکقلم تہی بعز و علا / یہودی رئیس اور فرمان روا
اور اوسجا تہی قلعی بہی نامی کئی / قلعدار اونکی گرامی کئی
ہوے جب جناب امین خدا / مشرف بخشش خیبر بفوج و لوا
یہودی ہوے جابجا قلعہ بند / مگر آپ ہر جا ہوے فتح مند
لئے چہین سے قلعے بزور حسام / یہودی ہوے خستہ یکسر تمام
قموص ایک قلعہ تہا نامی وہان / ہوے جمع اوسجا یہودی سران

رسولِ ہوئے بعون خدا | نبی الورا سرورِ انبیا

درِ دژ پہ پہونچے بصد کر و فر | بفضل الٰہی قرینِ ظفر

عجب شان کا حصن آیا نظر | کہ مشکل تہا وہان طایرِ نگاہ گذر

فصیل و بروج اوسکی پختہ تمام | عمارات عالی فلک احتشام

بہت پہلوان کینہ جو شعلہ خو | خزانان تہی بیخوف جان سو بسو

عریض ایک خندق تہا گرد حصار | پر از آب مواج جیحون وار

درِ قلعہ تہا آہنی سر بسر | جسے دیکہہ حیران ہون آہن جگر

جو دیکہا نبی نے یہ حصن حصین | فرود آئی بیباک اوسکی قرین

ہوی خیبریون کو ناگہہ خبر | درِ قلعہ کو جلد سے بند کر

مہیا لڑائی کا سامان کیا | بہت فوج کو مال و زر بہی دیا

فلک پر جو خورشید تابان ہوا | قیامت کا عالم نمایان ہوا

صف آرا ہوئی فوج خیر الانام
بصد شوکت و جرات و احتشام

سپہدار مرحب امیر یہود
خداوند خیبر سپاہ و جنود

مقابل ہوا آ کی با خشم و کین
اوڑی گرد تا بام چرخ برین

صدای دہل نالہ نای کوس
غریو یلان یہود و مجوس

گئی تا بگوش مہ و آفتاب
ہوئی تشنگی سی بہت دل کباب

جوانان اسلام ایمان پرست
کہ تھی عشق خالق مین سرشار مست

بہر دم تھی نعرہ زنان مثل شیر
دلیری مین کرتے نہ تھی کچھ وہ دیر

بہت سے ہوئے کشتہ وقت ستیز
کسو نی نہ لی لیک راہ گریز

گئی روز یون ہی رہی دار و گیر
جوانون کا پہلو تھا اور نوک تیر

بہت فوج اسلام خستہ ہوئے
لڑائی سی بس دل شکستہ ہوئے

صحابہ سی شہ نی کیا یہ خطاب
کہ ای نامداران با جاہ و آب

ایک ایسی جوان گو کہ کرار ہی | وہ کرار ہرگز نہ فرار ہی

حوالہ کرونگا مین اپنا لوا | بحکم خدا کل برائے وغا

کہ ہوگا ظفریاب وہ پہلوان | بہ امداد خلاق ہر دو جہان

ہوا صبح کو مہر جب آشکار | صدائے دہل سی ہوئی جان فگار

جناب محمد رسول خدا | بہر دو سرا رحمت کبریا

سراپردہ سی سوی میدان جنگ | ہوئی رونق افروز پہر بیدرنگ

سپاہ مخالف بہی وہان بخطر | صف آرا ہوئی لیکی تیغ و سپر

صدا کوس کی تا بہ چرخ اثیر | غلط بلکہ تا گوش کیوان وتیر

بہری اس قدر جا کی با صد خروش | کہ حیران رہا دیکہہ ادراک و ہوش

سر نامداران صاحب جگر | جہان پہلوان حارث نامور

غضبناک مانند شیر ژیان | تہور کے بیشہ کا پیل دمان

زرہ او چار آئینہ زیب تن
اور ایک ہاتھہ مین گرز خارا شکن

زسر تا بپا بحر آہن مین غرق
دھری تاج زرین ببالائی فرق

دلیرانہ بالائی ادہم سوار
جلو ریز آیا پی کارزار

علمہای زرکار سرخ و سفید
کہلی جابجا مثل تابندہ شید

کہا شہ نی سلمہ سی او سم شتاب
کہ جا جلد نزد اخی بوتراب

اونہین جا کی تو لا ہماری حضور
نکر نا ذرا دیر اے باشعور

فرستادہ وہانسی شتابان ہوا
بشارت وہ شاہ مردان ہوا

کہا جا کی سب چلتے حضور نبیؐ
اوٹہی بس او سیدم جناب علی

ہوئی آکی حاضر بہ پیش رسول
ولی آنکہہ کی درد سی دل ملول

جو دیکہا نبیؐ نی یہ آنکہونکا حال
تو از راہ اعجاز بی قیل و قال

زبان مبارک کو مانند میل
بحکم خداوند رب جلیل

پھر آیا جو آنکھوں میں یکبارگی | ہوئی فتح سب چشم کی ماندگی
دیا حکم شہ نے کہ ای شہسوار | پے جنگ کفار بد روزگار
شتابی رواں ہو کی ہو کینہ خواہ | سراسر تو کر نا خراب و تباہ
خدا نی یہ فتح عظیم و بلند | لکھی ہے ترے نام ای ارجمند
ہوے شہ سی رخصت جناب امیر | کہ تا ہوں مقابل ز فوج شریر
مسلح ہوئی با فراواں طرب | سواری کو دلدل کیا پھر طلب
ہوئی زیب افزای پشت سمند | علی ولی سرور ہوشمند
عنان تگاور کو جولاں کیا | حسام دودم کو درخشاں کیا
دلیری سی آکر حضور عدو | امام زمانہ یل نامجو
رجز خواں ہوئی با جلال کمال | زباں در افشاں سی تہا یہ مقال
کہ ای قوم بدکیش آشفتہ سر | سرِ نامداران خارا جگر

کرو دین خیر الوریٰ کو قبول | کہ تا مدعائی دلی ہو حصول
وگرنہ سر و تن پہ تیغ دو سر | چلی گی بیک بار اب بیخطر
سقر ہے مقر عدوی رسول | جہالت کو چھوڑو تم ای بو الفضول
میری تیغ ہی قہر پروردگار | قیامت ہو وقت نبرد آشکار
کرون تیغ مین ہاتہہ کو گر بلند | کمند بلا ہووے گردن مین بند
رہائی نہین جز اطاعت تمہین | کہان جنگ کی ہیگی طاقت تمہین
ہوا پر غضب سنکی حارث یہ قول | عنان تکاور کو ہاتہو مین تول
اوٹھا گرزہ گاو سر بے خطر | مقابل ہوا آکی جون شیر نر
زبان سی سخنہائی لاف و غرور | بہت کرکے ظاہر دل بے شعور
روان ضرب گرز گران کی وہین | کہ صدمی سے لرزہ مین آئی زمین
ولیکن نہ کچہہ جب ہوی کار گر | ہوا شرمندہ و منفعل خیرہ سر

علم کر کے شمشیر الماس فام ۔ ہوا گرم پیکار وہ جویائی نام

بہم ضرب پر ضرب تھی بیدرنگ ۔ اوڑی گرد تا چرخ فیروزہ رنگ

سپہدار حارث ان بازور شور ۔ بہت جب کیا پست کرنیکا طور

ید اللہ نے تیغ دو سر کو اوٹھا ۔ برابر لعین کے لگا ور ملا

سبک ضرب ماری جو بالائی سر ۔ گئی کاٹتی تا بصدر و کمر

کمر سے جو اوتری تو زین و سمند ۔ ہوئی چار حصہ جدا بند بند

کہا شہ نے اللہ اکبر بجوش ۔ ہوا ہر طرف سے عجب پھر خروش

دل خسرو دین ہوا شادمان ۔ رخ شاہ خیبر پہ ظلمت عیان

سنا جب یہ مرحب نے احوال جنگ ۔ گذشتہ ہوا پہلوان بیدرنگ

لگا کرنے نالہ بہ آہ و بکا ۔ زبان سے بہت حرف ناخوش کہا

کہا لات و عزیٰ کی کھا کر قسم ۔ منات و ہبل کا ہے مجھپر کرم

کرون قتل جاکر مین اس گرد کو ملی خاک مین وہ توجان شاد ہو
جلوریز آیا بجوش تمام سوی بوالحسن شاہ عرش احترام
کہا خشمگین ہوکی ای نوجوان تری موت لائی ہی تجکو یہان
کرون قتل تجکو تری فوج کو ملاون تہ خاک سب اوج کو
بہت سحر پیشہ ہین قوم قریش ولیکن مجہی بہی ہی اسوقت طیش
کیا ہی محمدؐ نی برپا فساد رکہا نام اپنا دلیل الرشاد
سوا اسکی دعوای پیغمبری کہ ہی صاف اوسکی یہ افسون گری
ہر ایک دم کری ہی بطرز دگر نہین کچہہ اوسی اپنی جانکا خطر
کرون آج اوسکو تباہ و خراب ملاونگا بیشک بزیر تراب
جہان پہلوان مرحب خیبری شجاع و غیور و جوان جری
میرا نام ہیگا بزیر سپہر لرزتا ہے مجہسی یہ و تیر و مہر

سنی شاہ نے جب یہ گفتار سخت — کہا چپ ہو اے مرد وارون بخت
نبی ہے فرستادۂ کبریا — جہان بخش خسرو با وفا
ہے انجیل مین نام فارقلیط — خدا کی خدائی پہ بالکل محیط
اطاعت کرے جو نہ اوسکی قبول — وہ بیشک ہے مردک ظلوم و جہول
کرون زیر تیغ اب تجھے ریزہ ریز — بہت تو ہوا ہیگا مرد و و تیز
کہا شہ سے مرحب نے اے پہلوان — بتا تو نسب اپنا اور خاندان
یہ پاسخ دیا شہ نے اے نامراد — علی نام ہے ہون مین ہاشم نژاد
ذرا یاد کر دل مین اے بدسیر — کہ ایک روز سوتا تہا تو بیخطر
نظر آیا ایک خواب حیرت فزا — تجہے تب ہوا نعرہ زن بر ملا
تری مان نے پوچہا تو تو نے کہا — ابہی خواب دیکہا عجب جان گزا
کہ ایک شیر آیا بہت خشمناک — کیا بیدرنگ اوسنے مجہکو ہلاک

ہوئے موبدان کہن آکے جمع
بمانند پروانہ ہا گرد شمع

یہ تعبیر دی خواب کی تجکو تب
کہ شیر خدا ہے علی النسب

نکرنا کبھی اوس سے جنگ و جد
کہ ہیگا وہ شیر خدائے احد

کریگا تجھے قتل وقت مصاف
اگر تو جہان مین ہو جون کوہ قاف

وہی ہو مین ای مرد ناپاک خو
تری ساتھہ ہوتا ہون اب جنگجو

سنا جب یہ مرحب نے احوال گرگ
کیا نعرہ مانند ابر تگرگ

ہوا حملہ آور بجوش و خروش
کمان کرکے زہ تا بہ پہنای گوش

ہوا اسقدر سخت ناوک فگن
کہ حیران ہوا دیکھہ چرخ کہن

ہوا جب نہ کچھہ تیر سے اوسکی کام
تو آیا وہین پر علم کر حسام

چلی اسقدر تیغ خارا شگاف
کہ سیمرغ لرزان تہا در کوہ قاف

زنور فلک تا بہ گاو زمین
ہراسان و ترسان تہی اندوگین

لرزتا تھا مریخ بالائی چرخ | اسد بھی چھپا تھا بہ پنہائی چرخ
تماشا کنان تھی گروہ ملک | کہ کیا جنگ برپا ہے زیر فلک
نہنگان دریا پلنگان دشت | سواران ماچین جوانان رشت
جن و دیو خیل و حوش و طیور | نظارہ کنان تھی یہ سب دور دور
جڑی تیغ مرحب نی ایک اسقدر | کہ شہ نی کیا اپنی سر پر سپر
سپر اور مغفر بھی یکسر کٹا | جبین مین در آئی وہ تیغ جفا
جلال آگیا شاہ کو ایک بار | کیا نعرہ اوسدم کہ یا کردگار
عنان سمند صبا دم پکڑ | جو کاوی پہ ڈالا کمر راست کر
ہوا بادپا بسکہ صرصر قدم | چلی جان دشمن بملک عدم
پلارک سے تارک خام کام | جو ماری غضب سی بزور تمام
سر و خود و جوشن و اشقر سمند | وہ گرز گران اور تیغ و کمند

بیک ضرب دو دو جدا ہمدگر   پڑی تہی بروئی زمین بی وقر

زمین خون سی اوسکی ہوئی لالہ سان   نہ وہ پہلوان تہا نہ شور و فغان

پڑا ایک تلاطم میان دو فوج   دوان کرکے رہوار مانند موج

بہم ہر دو لشکر ہوئی گرم جنگ   بمیدان ہیجا پئی نام و ننگ

پیام اجل ہر زبان سنان   روان تہا ہر ایک پر جو آب روان

امام امم مثل قہر خدا   جہکی جس طرف از برای وغا

دو راکب دو مرکب دو خود دو سپر   بیک طرفة العین آئی نظر

حسام دو دم پہر ہوا سائبان   کری تہی وہ اعجاز موسی عیان

غرض جبکہ خندق پہ پہونچی علی   کیا نصب اونچا نشان نبی

اوتر اسپ سی مثل روح الامین   وہ یا چون مسیحا ز چرخ برین

کیا جست مانند ضرغام نر   گذر خندق و تر سی مثل نظر

سواران کیا عالم رستخیز — ہوئی اسقدر تیغ خون ریز تیز
کہ دریائے خندق ہوا لالہ سان — خم رنگریزان ہوا بیگمان
ز خون یلان و سران سپاہ — گل ارمنی تھے زمین سیاہ
کیا نعرہ اللہ اکبر بشور — تڑپتی تھی سہراب و رستم بگور
کہ اے کاش ہوتی جو ہمراہ شاہ — غلامی مین سرورکی شام و پگاہ
تو ہوتا فزون اپنا جاہ و وقار — زہی پر حلاوت ہے یہ شہسوار
ہوا جو شجاعت کا نشہ دو چند — کیا دفعتًا اپنا بازو بلند
لیا سہل اکدست سے پھر اوکہاڑ — در قلعہ سی آہنی وہ کیواڑ
کہ چالیس شخص اوسکو کرتی تھی باز — زہی طاقت حیدر سرفراز
کف دست مین ور مثال سپر — بحکم الہی ہوتے حملہ ور
گریزان ہوئے کافران شریر — پریشان ہوئی کل کبیر و صغیر

بلند الامان کی صدا ایک بار
ہوئی غلغل افگن میان حصار

فرستادہ حضرت بے نیاز
وہ روح القدس صاحب امتیاز

وحی لیکے آئی بسجادہ و شام
درود خداوند با صد سلام

نوید ظفر با و فور طرب
ہوئی سنکی شادان امیر عرب

کلام مناسب مقام

یہ بازل سے در حملہ حیدری
روایت لکھی ہے بہ نظم دری

نبی نے سو ہی جبرئیل امین
نظر کرکے دیکھا بغور متین

کہ پر ہائے شہپر میں مجروح و ریش
نمایاں گل لالہ ہے از اندازہ بیش

ہوئی حال پرسان جان عجیب
کہا یوں سنو تم یہ حال غریب

ہوا مجکو یکبار حکم خدا
کہ جا سو ہی لوط نبی الہدا

اوٹھایا پانزدہ شہر سوں سپہر ‏ نمودار ہو جیسکہ تابندہ مہر

اولٹ دی بروی زمین ایکبار ‏ بجا لایا مین حکم پروردگار

ولیکن سر مو نہ پہونچا ضرر ‏ سحر کو ہوی سب وہ زیر و زبر

ہوا تب یون حکم جان آفرین ‏ بچہا اپنی پر کو بروی زمین

کہ آیا ہی غصہ علی کو کمال ‏ زمین پر ہی مصروف جنگ و جدال

مبادا یداللہ کی چلجای تیغ ‏ زمین ہووی دو حصہ پہر بیدریغ

سرافیل و میکال پی وہم و شور ‏ یداللہ کی بازو کو تہا مین بزور

غرض حسب حکم خدای معین ‏ ہوی ہر سہ تن گرم سوئی زمین

بچہایا جناحون کو بر روی خاک ‏ تہامینی آخر بلا خوف و باک

پکڑ دست و بازو وہ دونون ملک ‏ ہوی حیرت انگین بزیر فلک

یداللہ نے مرحب پہ از روی کین ‏ لگائی جو ایک ضرب ہو خشمگین

یہ سمجھا مین پس دم کہ چرخ اثیر
گرا مجہپہ با ماہ و کیوان و تیر

کئی تین شہپر بلا ریو زنگ
رہا دیکھہ مین زور حیدر کو دنگ

نبی نی سنا جب کہ یہ ماجرا
بجا لائی پہر سجدۂ کبریا

علی ولی کو بلا کر وہین
کہا تیری طاقت پہ صد آفرین

ہوا ختم بازل کا اسجا سخن
اب آگی سنو حال خیبر شکن

نبی نے منگا کر کے اسپ عقاب
رکہا پائی صولت میان رکاب

صحابہ و انصار نیکو سیر
جلو ریز ہمراہ خیر البشر

در قلعہ پر آئی با کر و فر
علی ولی ساتہہ تہی راہبر

جو دیکہا کہ خندق ہی حائل یہان
گذرنا بلا پل ہی مشکل یہان

توقف کیا سب نے انجام کار
جناب علی صاحب ذوالفقار

ہوئی مائل فکر چارہ گری
پڑا تہا جو کندہ درہ خیبری

اوٹھایا دو پارہ ہوا شور وغل | رکھا جا کی خندق پہ مانند پل
ہوی داخل قلعہ سب اہل دین | خوشی سی ہر ایک تھا مسرت قرین
بہت مال و اسباب و لعل و گہر | صنادیق درہم طبقہای زر
فرسہای نجدی چو باد صبا | شترہای بغداد سیماب پا
غلامان گرجی خجستہ نظر | کنیزان رومی ہمایون سیر
سوا اسکی اکثر متاع گران | فراہم ہوا پیش شاہ جہان
کیا شہ نے تقسیم سب مال و زر | باصحاب اخیار والا گہر
صفیہ جو تہی دخت شاہ یہود | حسینہ جمیلہ عدیم الوجود
ہوی بانوی محترم بی خطا | ہوا او سپہ بند ذل لطف و عطا
قرین مسرت بصد طمطراق | رسول خدا شاہ جوز انطاق
مدینہ کو عازم ہوی شاد شاد | بعون خداوند رب العباد

ہوا جنگ خیبر کا قصہ تمام | کتاب بلاغت نے پایا نظام

بیان بازگشت خیر البشر بمدینہ منورہ بعد فتح خیبر و ذکر جنگ وادی القری با جنود یہود و سپاہ خیر الوری و کیفیت ارسال فرامین بنام سلاطین

گہر ریز کلک عطارد اثر | یون لکھتا ہی احوال خیر البشر
کہ مفتوح جب حصن خیبر ہوا | ہر ایک کافر شوم ابتر ہوا
بجا فوج مین شہ کی طبل رحیل | روانہ ہوئی فوج چون رود نیل
ہوئی جب مخیم بوادی القرا | یہودی ہوئی مستعد بر وغا
لگی چلنے تلوار وہان بیخطر | دو جانب ہوئے فوج زیر و زبر
غرض ایک دن تک رہی جنگ خوب | ولیکن ہوا جبکہ وقت غروب

ہوئی منہزم کافران جہول
گریزان ہوئی دشت مین مثل غول

مویشی و اسباب اہل ظلام
ہوا فوج کو شہ کی حاصل تمام

بفتح و ظفر شاہ و میر نجف
ہوئی داخل قصر بیت الشرف

ہوا حکم اشرف بحکم خدا
یہودون کے اخراج کا بے خطا

تمامی یہودان یسرب زمین
نکالی گئی بادل پر ز کین

ترقی ہوئی دین کی اس قدر
کہ ہر سو ہوا نور دین جلوہ گر

بحکم شہنشاہ محبوب رب
بشاہان آفاق والا نسب

فرامین والا روانہ ہوئے
تحیر مین اہل زمانہ ہوئے

مناشیر کا تہا یہ مضمون تمام
کہ ای شہریاران عالی مقام

کرو ترک آئین و دین سلف
عبث عمر کو مت کرو تم تلف

سزاوار طاعت ہے یکتا خدا
بری از خطا و سراسر عطا

نبی اوسکا مین ہون محمد امین — کرو میری طاعت کہ ہو مومنین

جو نامی نبی کے حضور شہان — گئی لیکے قاصد بصد فر و شان

ہوئی فکر طاری ہر ایک شاہ پر — پڑا تہلکہ ایک در بحر و بر

نجاشی حبش کا تہا ایک تاجدار — ہوا مسلم و مومن و دیندار

یمن کا بہی حاکم بصدق و یقین — ہوا داخل زمرۂ مسلمین

شہ روم قیصر ہرقل اوسکا نام — نہ نکلا وہ از دام کفر و ظلام

ولی عاجزی کی بصد التفات — ہدیہ بہی بہیجا عریضہ کی سات

سپہدار ایران حماقت قرین — نہ اسلام لایا ہوا خشمگین

گئی آبرو اوسکی از دو سرا — معذب ہی در قعر تحت الثری

بیان رفتن قاصد صبا خرام از پیشگاہ خیر الانام

نزدیک حاکم بصرہ و شہادت آن در اثنا
راہ از دست حاکم شہر موتا و رسیدن این
خبر بحضرت خیر البشر و ارسال جیش بقہر و طیش
بر حاکم مذکور و مقابلہ نمودن و کیفیت شہادت زید و ابن
رواحہ و جعفر طیار و در آخر نصرت لشکر سید المرسلین
بر کافران بیدین بعنایت رب العالمین

الا ای بلیغان سحبان سخن
جوانان صالح یلان سخن

سنو جنگ موتا بصد فکر و ہوش
عجب داستان ہے اسے ہو گوش

بحکم رسول خدائے صمد
دبیر سخنور نے باشد و مد

لکھا ایک نامہ ہدایت شعار
بنام سپہدار بصرہ دیار

روانہ ہوا لیکے حارث وہ خط
ہر ایک حرف اوسکا تھا معجز نمط

مثال صبا گرم رو تھا برید — بہت قطع کی اوسنی راہ شدید

تھکا تھا زبس رہ مین مرد جلیل — ہوا جا کی موتا مین حارث نزیل

شرجیل حاکم تھا اوس شہر کا — وہ حارث کی آنی پہ واقف ہوا

اوسی دم کیا قتل حارث کو بس — لیا چہین سب اوسکا رخت و فرس

سنا قتل حارث کا حضرت نے حال — ہوا اوس رخ چہرہ غضب سے کمال

اوسی دم جوانان مردان کار — روانہ کیے شاہ نے سہ ہزار

کیا زید کو فوج پر حکمران — ہوا رتبہ اوسکا ثریا نشان

زبان مبارک سی پہر یون کہا — کہ ای سرفروشان راہ خدا

اگر جنگ مین زید ہووے شہید — تو جعفر کو کرنا امیر مجید

جو جعفر بہی ہووے شہید سعید — تو ابن رواحہ کو باصد امید

بنانا امیر سپاہ نبی — جو وہ بہی فدا ہو براہ اسنی

تو حاصل ہے پہر فوج کو اختیار — جسے دل مین آوے کرے فوجدار
ہوئی بعد ازین فوج رخصت تمام — لگی جا کی جنگل مین اونکی خیام
سنی شاہ موتانی یہ داستان — گئی سر سے سب اوسکی ہوش و توان
لکہا قیصر روم کو ایک خط — سراسر دروغ و سراپا غلط
مدد مانگی قیصر سے با صد نیاز — ہوا قیصر روم حیرت طراز
روانہ کئے اوسنے جنگی جوان — سوی شاہ موتا برسم شہان
شبر جمیل کا تہا برادر جوان — بلا کر کہا اوسنے ای مہربان
تو کر جلد تبدیل اپنا لباس — سجائی قصب پہن لے تو پلاس
ذرا جا کی تو دیکہہ اب فوج مین — کہ لشکر نبی کا ہی کس اوج مین
سوار و پیادہ ہین کتنے یلان — جری ہین وہ سب لوگ یا بزدلان
خلاصہ روانہ ہوا وہ جوان — سوی فوج پیغمبر انس و جان

ہوا داخل فوج مرد جہول / بوادی القرا تھی سپاہ رسول

سران سپہ کو ہوا کشف حال / کہ جاسوس ہیگا یہ شیطان خصال

اوسی دم کیا سر کو اوسکی جدا / سقر کو گیا کافر بے حیا

شرجیل نے جب سنی یہ خبر / ہوا چاک چاک اوسکا یکسر جگر

سپہ لیکے میدان مین آیا دوان / تلاقی ہوئی فوج مین بے گمان

بیک سمت نار و بیک سمت نور / بیک سمت نوحہ بیک سمت سور

بجا طبل و قرنا و جانب بشور / عیان ہوگیا دم مین یوم النشور

ہوئی گرم جولان سواران ترک / جوانان رومی شجاعان ترک

دلیران اسلام بہرام جوش / بہ اللہ اکبر ہوئے پر خروش

اوڑی جو سم بادپا یونسی گرد / چلی ایک ہوا ابھی بہت تند و سرد

غباری ہوا ابر زیر فلک / تماشا لگے کرنے حور و ملک

چمکنے لگی برق شمشیر کی — ہوئی بارش سخت پھر تیر کی

ہوا رود خون ہر طرف جلوہ گر — مثال نہنگ اوسمین تھی جسم و سر

جری ازل زید رستم توان — گران کر رکاب و سبک کر عنان

ہوا حملہ ور مثل ضیغم وہ شیر — عدوان بیدین ہوئے جانسی سیر

پس از کوشش و جنگ مردانہ وار — گیا سوی جنت وہ نامی سوار

امیر سپاہ رسول عرب — ہوئی پھر تو جعفر رفیع النسب

دوبالا ہوئی آتش جنگ گرم — نہ دیکھی تھی بہرام نی بہی یہ رزم

دلیر آوران جعفر شیر جنگ — یل ہاشمی مرد پولاد چنگ

اخی نبی و اخی علی — جبین سی ہزارون شرف منجلی

محیط دلیری کا یکتا نہنگ — کنام شجاعت کا جنگی پلنگ

سپہر شرافت بہ نجم العلا — عیان روی نیکو سی نور خدا

مسلح باٰلات وہ شیر نر ہوا خانہ زین مین جلوہ گر
اوٹھا گرز مانند دستان سام مقابل ہوا مثل شیر کنام
بنطق فصیح و زبان عرب رجز خوان ہوا پہلوان عرب
کہ ہون مین جوان جری ہاشمی مخاطب باخ ابوالقاسمی
برادر ہی میرا علی ولی ثنا خوان ہے جسکا خدای علی
رجز پڑہ کی حملہ کیا ایک بار بہت سی کئی قتل نامی سوار
ہوی آخرش دونون بازو جدا ز دست لعینان اہل جفا
گری اسپ سے جعفر نامدار ہوئی داخل خلد پروردگار
سر سروران افضل اتقیا رسول خدا بہتر انبیا
مصلے پہ بیٹہی تہی دریاد حق کہ ناگہہ ہوا خیمہ طاری قلق
لگی رونی حضرت بہت زار زار ہوئی دردسی دلکی بے اختیار

صحابہ نہایت پریشان ہوئی
غم سے سبھی ملمین ہراسان ہوئی

کیا عرض سب نے بعجز و ادب
کہ کس وجہ حضرت ہوئی پر تعب

سبب اسکا کچھہ ہووے ہمپہ عیان
کہ واقف ہون ہم بازِ رازِ نہان

کہا شہ نے ای معشر المسلمین
ہوا ہون میں اس وجہ اندوہگین

کہ موتا میں اسدم ہی جنگ و جدل
ز جیش محمدؐ ز فوج ہرقل

ہوا زید بیچارہ اول شہید
براہ خداوند رب مجید

پس آنکہ ہوا جعفر تیغ زن
جوانِ بہادر شجاع زمن

شہید حسام سپاہ عدو
کٹے ہاتہہ دونون ملے آبرو

یہ آیا نظر مجکو ای مسلمین
کہ ہون میں سراسر الیم و حزین

ولیکن سپاس خدا بیقیاس
کہ حاصل ہوا اوسکو والا اساس

رضای خدا مین ہوے جو شہید
خدائی بہی کی مہربانی مزید

دو بال زبرجد چو تابندہ مہر — عوض مین وہ ہاتہونکی ازراہ مہر

ہوئی جعفر نامور کو نصیب — مثال ملایک ہوا وہ حبیب

ہوا شوکتا حال یہ تو عیان — لڑائی کا اب قصہ ہووے بیان

یون لکہتا ہی راوی ستودہ صفات — کہ جب گذری جعفر کیسا کرکی ہاتہہ

پہر ابن رواحہ کی نوبت ہوئے — عیان اوسی بہی خوب جرأت ہوئے

وہی آخرش وہ بہی سوئے جنان — روانہ ہوا کہا کی نوک سنان

ہوا روز آخر چہپا آفتاب — ستارے نکل آئی اور ماہتاب

گئے اپنے خیمونمین جنگی جوان — ہوئی مائل خوردن آب و نان

مثال کواکب بہنگام شب — ہوئی زمرہ مومنین جمع سب

پس از فکر بہر ترقی اوج — کیا سب نے خالد کو سردار فوج

بنا جبکہ خالد امیر حشم — ہوئی مطمئن مسلمین یک قلم

اوسی وقت لی ساتھہ جنگی یلان ہوا دشت مین جا کی پنہان جوان

دم صبح ہر دو سپاہ بزرگ چو شیر ژیان اور چون مست گرگ

صف آرا ہوئی از رہ قہر و کین بسان شفق ہو گئی وہ زمین

کہ اتنی مین خالد بصد کر و فر ہوا دامن دشت مین جلوہ گر

سپاہ نبی لی کیا شور و غل کہ صد شکر ای داور جزو کل

کہ آئی مدینہ سے فوج گران برای مدد از شہ انس و جان

امیر عرب شاہ خیبر کشا مویدہ بتائید یکتا خدا

پی قتل کفار شوم جہول وہ آئی ہمراہ فوج رسول

ہوئی گفتگو یہ جو ہر سو بلند عدو ہو گئی سنکی اندیشہ مند

ہوا رعب طاری ہر ایک مرد پہ ہوا سب پہ غالب ہراس و خطر

لگی کرنے اعدا بہم گفتگو کہ شیر خدا ہے یل نامجو

نہیں جنگ کی اونسی طاقت ہمیں | کہاں ہے یہ جرات بسالت ہمیں
کہ ہون ہم نبرد آزما شہ ہل اتی | پس اب جان بچانا ہی سبکو روا
یہی ذکر کرتے تھے کفار دون | کہ یکبار وہ خالد ذو فنون
ہوا حملہ آور چو پیل دژم | عقب اوسکی اسلامیان یکقلم
گئی بہاگ یکدست رومی سوار | چو فرار مفرور از پیش نار
ہوئی خالد پہلوان چیرہ دست | سپاہ اعادی نے پائی شکست
گریزان تہی چون کلب دیدہ دم | ہوئی مثل کافور کفار گم
ظفر یاب غازی ہوئی بے تعب | لگی لوٹنے مال و اسباب سب
ہوئی فوج اسلام چون فتحیاب | شریرونکا دل ہو گیا چون کباب
مدینہ کو راجع ہوئے مسلمین | فرحناک و خندان کشادہ جبین
حضور نبی آئی نصرت قرین | نبی نے کہا مرحبا آفرین

فتح مکہ معظمہ

پلا ساقیا جام صہبا مجھے   برائے خدا اب نہ ترسا مجھے

بالحان داؤد ای دلنواز   سنا فتح مکہ بصوت حجاز

بحکم خدای ذوی الانتقام   ہوئے عازم مکہ خیر الانام

سپہ پاس تھی شہ کی بارہ ہزار   مکمل سلح پے کار زار

ہوئے جا کے نازل قریب حرم   باقبال و دولت بفر حشم

ابو الفضل عباس شیخ العرب   ہوئے وارد کعبہ بخوف جب

سوئے مکہ راہی ہوئے وقت شب   ملاقات کی اونسے سفیان نے تب

کہا ای ابو الفضل بہر خدا   کوئی خوب تدبیر مجھکو بتا

کہ تا جان رہے اور عزت بچے   عرب میں بھی میری فضیلت رہے

کہا اوسکو عباس نے ایجوان | اسیواسطے مین بہی آیا یہان
کہ تا اہل مکہ کو ہووی خبر | وگرنہ خرابی ہے وقت سحر
ہوا خوب مجکو جو تو یہان ملا | یقین ہے کہ سب آفتون سے بچا
تو چل اب مرے ساتھہ پیش رسول | بدل کر تو دین سے نبی کو قبول
نہ پہر جنگ ہوگی نہ پرخاش و کین | نبی ہوگی تجہسی مسرت قرین
وہ القصہ ہمراہ شیخ العرب | روانہ ہوا نزد محبوب رب
ہوا آکی وارد حضور رسول | ہراسان و لرزان بروی ملول
بہت کی سماجت ہوا کلمہ خوان | نبی نی دلاسا دیا اور امان
ہوئی باخبر جبکہ حضرت عمر | کہ سفیان ہی پیش خیر البشر
علم کرکے جلدی سی تیغ پر آب | روانہ ہوئی جلد چون سیل آب
جو سفیان نے دیکہا کہ آئی عمر | برہنہ کئی تیغ و در کف سپر

اوڑی ہوش اوسکی ہوا بدحواس | پنہ مانگی جلد یسی حضرت کی پاس
ہوئی نعرہ زن آکی حضرت عمرؓ | کہ ای مرسل دادور داد گر
یہہ ہے مرد مکارہ شوریدہ سر | روا کب ہے شفقت کی اسپر نظر
پرانا ہے دشمن یہہ مرد کہن | کرو اسکا اب سر جدا بی سخن
نبی نے کہا اب تو مسلم ہوا | نہیں تیغ رانی ہے اسپر روا
کرو اسپہ مصروف تم بہی کرم | کہ افعال سے اپنی ہی یہہ ندم
یہہ سنکر ہوا غصہ یکسر تمام | کیا پہر تو شمشیر کو در نیام
ستارہ سحر کا جو لامع ہوا | تو پہر صبح کو مہر طالع ہوا
ہوا شوق سبکا بسوی حرم | ہوئی فوج طیار با صد حشم
یہ سفیان بولا زخیر الوری | مجہی حکم جو ہو وہ لاؤن بجا
تبسم کیا شہ نے اور یہہ کہا | کہ جا سوی مکہ مثال صبا

منادی ہوا جا کر بصوت بلند | کہ آتی ہین اب ہادی ارجمند
ہر ایک اپنی گہر مین ہو یا میر گہر | دیا در حرم بے سلاح و سپر
سکونت سی بیٹہی بلا شور و شر | امان اسکو ہی کچہہ نہ لاوی خطر
ابو حنظلہ پہر تو عازم ہوا | کہا اوسکو عباس نے ٹہیر جا
ذرا دیکہہ لی فوج کو غور سے | کہ ہی جیش اسلام کس طور سے
کہا اوسنے پہر یہ ہی ممکن تہا | کہ فوج نبی کو مین دیکہون ذرا
ہوا ساتہہ عباس کی وہ جوان | سر راہ تہا ایک پشتہ وہان
چڑہا اوسپہ بہر تماشای فوج | بہمراہ عباس فری مجد و اوج
بجاتی ہین کوس و نے و خم | ہوئی ہوش اعدا کی یکدست گم
رسول خداوند پروردگار | ہوئی ناقۂ تیز تگ پر سوار
صفوف جنو و ملایک نظیر | بحکم جناب بشیر و نذیر

روانہ ہوئی با جلوس تمام　　　پس یکدگر با شکوہ و نظام
نخستین روان خالد ابن ولید　　　مقدم تھا سب سی بجاہ مزید
درفش درافشان درخشان تھی پیش　　　کہ سفیان ہوا دیکھکر اوسکو ریش
عقب اوسکی باندہی پرا ایک ہزار　　　سواران جنگی چو اسفندیار
زرہ بر میں سب تنگ باندہی کمر　　　دہرا خود فولاد بالائی سر
پڑین سب کے گھوڑونپہ برگستوان　　　قوی سب کے سب اوی یکسر جوان
سپر اور شمشیر و تیر و کمان　　　ہر ایک اپنی موقع پہ زیب بیان
سپہدار اونکا بصد کر و فر　　　روانہ تھا ہمراہ چون شیر نر
ہوا پھر گروہ دگر آشکار　　　سراپا درفش اوسکا تھا زرنگار
یل پر تہور زبیر عوام　　　سوار فرس صفدر نیک نام
لئے ساتھہ اپنے وہ پانصد سوار　　　ہر ایک مثل گرشاسپ عالی وقار

گیا راہ سی باشکوہ تمام — تعجب سے سفیان ہوا خستہ کام
گیا تیسرے جوق نے پہر گذر — منور تہا ہر شخص رشک قمر
جہان دیدہ بوزر بجاہ و وقار — روان اوسکی ہمراہ سہ صد ہزار
سرون پر دہری خود و بر مین زرہ — غضب سے دو ابرو پہ واضح گرہ
کمر مین لگی تیغ آتش فشان — کف دست مین نیزہ جان ستان
سپر پشت پر اور زین پر کمند — تہے ران ہر ایک کی صبا وش سمند
گئے مثل بجلی نظر سے گذر — وہ جنگی جوانان مریخ فر
ہوا پہر بنی کعب کا جو ورود — جلا دیکہکر اونکو قلب حسود
دو رایت یمین و یسار اونکی سات — ہر ایک مرد اونمین تہور صفات
بزرگ حشم پیش صف باشکوہ — بدل ہمچو رستم بہ تمکین چو کوہ
سوار فرس پانصد پہلوان — چو امواج دریای رو تین روان

یلان مرتبہ ہوتی پہر عیان ‏ جوانان گلفام قارن توان
چو گودرز و بہرام و گرگین و طوس ‏ چو میلاد و پرویز و چون اشکبوس
جوانان زرین قبا یک ہزار ‏ بہمراہ سردار خود باوقار
سہ پرکالہ رایت روان پیش پیش ‏ قرینہ سی راہی وہ پاکیزہ کیش
گئی سامنی سی چو تیر روان ‏ ہوئی چشم سفیان سی دم مین نہان
پہر آئی نظر ایک فوج عظیم ‏ خرامان روان مثل باد نسیم
سپاہ جہینہ کی سہ صد سوار ‏ دلیران و گردن کش و نامدار
بزرگ قبیلہ روان پیش صف ‏ سوار فرس تیغ بران بکف
لوا اوسکی ہمرہ تمامی کی چار ‏ درفش کیانی ہو جسپر نثار
گئی وہ بہی جب ہانسی نکلسر خطان ‏ ہوا پہر تو سعد عبادہ عیان
امیر سرافراز بر اوسیان ‏ ز انصار خاص رسول زمان

سراپا ہی آہن چو تیر خدنگ
ببالای زین چون ملا و نہنگ

سواران شائستہ کارزار
روان اوسکی ہمراہ تہی سہ ہزار

طلائی تہی گہوڑونپہ ساز و یراق
ہر ایک شخص آمادہ بہر سیاق

مقدم روان رایت و طبل و بوق
باقبال راہی یلان جوق جوق

غرض جملہ افواج خیر البشر
بہ تمکین و شوکت باجلال و فر

کہی شرح اوسکی عریض و طویل
سبومین کب آتاہی دریای نیل

گئی پیش سفیان ہی سوی حرم
ہوی چشم سفیان ندامت سے نم

ہوا پہر زمین و فلک نور باش
پہر سو یہ غل تہا کہ ہان دور باش

رسول خدا فخر کل انبیا
میان صحابہ چو شمس الضحیٰ

روان ناقۂ نور پر شادکام
ملائک قدمبوس با احترام

لوا در ید حیدر نامور
روانہ جلومین قضا و قدر

جو آیا نظر مرکب شاہ دین
لگا کہنے سفیان ہو شرمگین

کہ عباس سے مشفق و مہربان
بہت میں نے دیکھے ہیں شاہنشہان

سواری خاقان چین و ختن
سپاہ ظفر موج رو تنہ تن

سواری رایان ہندوستان
سوا اسکی قیصر کی فوج و نشان

عرب کی قبائل شہامت مکان
فشون عجم پیش نوشیروان

ولیکن یہ دیکھا نہیں رعب و جاہ
محمد ہی سب سے قوی بادشاہ

کہا اوسکو عباس نے ای جہول
نہ بک اس طرح تو ہی مرد فضول

یہ شان و شکوہ خداداد ہے
منقش تری دل پہ شداد ہے

یہ پیغمبری کا ہی جاہ و جلال
کمال خدا کو نہیں ہے زوال

قیاس اسطرح کا ہی اثم عظیم
یہ ہے دبدبہ از رؤف الرحیم

گیا پہر تو سفیان چو بادشمال
کہا سب سے مکہ میں یکدست حال

ہوا ایک مکان ہی قریب حرم ‌ ‌ ‌ وہان جا کی پہونچی شہ جم خدم
ہوا اہل لشکر کو یہ حکم عام ‌ ‌ ‌ کہ تا ہو نہ رہ مین بہت اژدہام
کہ تم چند رہ سی بلا چپقلش ‌ ‌ ‌ سوی کعبہ راہی ہوا بے خلش
خلاصہ سنہ وادی فوج سے ‌ ‌ ‌ روانہ ہوی با وفور خوشی
سہیل جوانمرد اور عکرمہ ‌ ‌ ‌ بصد ولولہ اور بصد ہمہمہ
بہمراہ جہال شوم و عنید ‌ ‌ ‌ ہوی حملہ ور بر سپاہ ولید
وو مسلم ہوی قتل وہان بی سبب ‌ ‌ ‌ ہوا پھر تو خالد بہت پر غضب
ہوا اہل مکہ سے گرم نبرد ‌ ‌ ‌ کئی بیش اونسی وہان قتل مرد
ہوا شہ کو معلوم جو حال جنگ ‌ ‌ ‌ روانہ کئی لوگ تب بیدرنگ
کہ تا جنگ موقوف ہو بیگمان ‌ ‌ ‌ ہوی لوگ حائل میان یلان
ہوا رفع قصہ غرض اوس گہڑی ‌ ‌ ‌ سوی مکہ فوج ہمہ بڑھی

ہوئی جا کی وارد حرم مین رسول — خدا کی ہو جسطرح رحمت نزول
گیا شاہ دی طوف بیت الحرام — بتون کو گرایا ز بالائی بام
ہوئی مسلمین ساکنان حرم — دلون سی ہوئی محو یاد صنم
پلا ساقیا آب کوثر کا جام — ہوا فتح مکہ کا قصہ تمام

بیان غزوہ حنین

چو سر سبز و خرم محمد ہوئی — غضبناک کفار بے حد ہوئی
ثقیف و ہوازن دو قوم عظیم — یلان نبی نصر و آل ہشیم
کہ تہی ملک طائف مین یکسر مقیم — باقبال و اجلال و مال فخیم
نبی سی ہوئے مستعد بہر جنگ — بہ تیغ و کمند و کمان و خدنگ
امیر کبیر اونکا مالک بنام — قبائل مطیع اوسکی یکدل تمام

ہوا از رہ جہل وہ زشت خو — جناب پیمبر سے پیکار جو

فراہم کئی اوسنی عمدہ سوار — چو گرداں مازندراں سی ہزار

سرافراز اونمیں بجاہ و تواں — معزز با بوجر دل پہلواں

چہار از زنگ اکواں وہ عفریت تہا — غلط بلکہ جرات میں اونسی سوا

سوی کعبہ عازم ہوا با سپاہ — بہل بدگہر مالکِ روسیاہ

بحکم خدا سرور دو جہاں — پئی حرب با لشکر بیکراں

روانہ ہوئی شہ ز بیت العتیق — ہوئی اہل بکہ بہی یکسر رفیق

شمار سواراں تہا سولہ ہزار — ہر ایک پہلوان و ہر ایک نیزہ دار

حنین ایک وادی ہی وحشت اثر — زمیں پر گریوہ ہی وہاں بیشتر

سپہ لیکی مالک تہا پنہاں وہاں — جو پہونچی بیکدفعہ اسلامیاں

گرا دفعتاً مثل خیل جراد — گریزاں ہوئے جملہ اہل جہاد

نبی سرافراز با ہمت مرد
رہی ایستادہ بدشت نبرد

کہ تھے آل ہاشم سبھی وہ پہلوان
عزیزان پیغمبر انس و جان

نبی نے کیا اوس گھڑی عزم جنگ
علی نے کیا عرض یون بیدرنگ

کہ ای مرسل داور دوسرا
نہ ہو عازم حرب اہل جفا

علی ہیگا حاضر برای جدال
نظارہ کرین آپ با صد جلال

کہ کس طرح لڑتا ہون مردانہ وار
قیامت کا عالم کرون آشکار

وگر مر گیا مین بمیدان جنگ
تو پھر آپ مختار ہین بیدرنگ

دعا دی پیمبر نے اور یہہ کہا
کہ بہتر ہے تو جنگ کر اب اخا

ہوی یورش اتنی مین شہپر سوا
قریب آیا بوجہر د بے حیا

علم کی غضنفر نے تب ذوالفقار
ہوی دو ہلال ظفر آشکار

تہران ہوا گرم گلگون جو برق
پڑا زلزلہ ایک در غرب و شرق

لگی تیغ چلنی میان دو ویل
سے یکے با خدا و یکے با ہبیل

پڑی ذوالفقار امام البشر
بفرق ابوجبر دل بد گہر

ہوا دور تن سے سر نابکار
ادا شہ نے تکبیر کی ایک بار

لعینان بد دین ہوئے نیم جان
رسول خدا ہو گئی شادمان

صحابہ کو عباس نے دی ندا
کہ ای دوستان نبی الہدا

برا عیب ہے نزد نام آوران
گریزان نہو جنگ سی ای یلان

نبی ہینگی تنہا کھڑی بے خطر
علی محو پیکار چون شیر نر

ہو تم بھی تو سب یاور مصطفی
رکاب سعادت سی مت ہو جدا

پھری سنکر آواز یکصد سوار
ولی سخت از فعل خود شرمسار

علی نے کیا تیز توسن چون باد
پس پشت صد راکب شیر زاد

غضب مین تھی شاہ ولایت پناہ
کیا دم مین فوج لعین کو تباہ

ہوا دشت میں دجلۂ خون رواں / ز برّائی تیغ شیرِ زمان

کمند و سنان گرز و تیغ و تبر / پیام اجل کے ہوئی نامہ بر

ز بس تیر تھی مثل طایر رواں / نیستان ہوا ہر تن پہلوان

گریزان ہوے آخرش مشرکین / مظفر ہوئی سرورِ مومنین

مگر مسلمین نے تعاقب کیا / لیا چھین جو مال و ساماں ملا

فراری جو تھے با دلِ دردمند / ہوئی شہر طائف مین پھر قلعہ بند

لیا گھیر شہ نے وہ قلعہ تمام / ہوئی آخرش عاجز و خستہ کام

کیا سب نے ناچار ایمان قبول / ہوئی مسلمین وہ ظلوم و جہول

باقبال و شوکت شہِ بے نظیر / پھرے سوے کعبہ پہنچ گستر

ہوئی وہاں سے سوے مدینہ رواں / چو مہرِ درخشندہ بالعز و شان

پڑھا راہ مین خطبہ بجمِ غدیر / حضورِ تمامی صغیر و کبیر

پس از طی وادی دور و دراز | مدینہ مین آئی شہ سرفراز

خاتمۂ شہنشاہ نامہ

سنو ای عزیزان صاحب ذکا | نہ مخفی رہے تمیہ یہ ماجرا

کہ احوال پیغمبر نامور | فزون ہے نہ اندازۂ ہر بشر

تواریخ مین غزوی کتب مین رقم | ز دست دبیران جادو قلم

ولیکن یہ جنگ مین بس عظیم | جو مینی لکھی یہان بوجہ سلیم

ہے کافی پی ناظرین یہ کلام | سخن کا یہان سی ہی اب اختتام

دو ہفتہ مین یہ داستان جلیل | ہوئی ختم از عون رب جلیل

جو ماہ دو ہفتہ لبالب ز نور | ہر ایک شعر اسکا ہی رخشندہ ہو

مہینہ محرم کا ہے شور کتا | ہر ایک سمت ہی شور و احسرتا

جہان نوحہ خوان ہی باہ و بکا ‌ ‌ ‌ بیادِ شہیدان کرب و بلا

سنا تو بہی مضمون اندوہناک ‌ ‌ ‌ گریبان و دامان ہوتا چاک چاک

لکہہ اب رحلتِ مصطفیٰ کا بیان ‌ ‌ ‌ بپا تا ہو ماتم بکون و مکان

جو عمر گرامی کی شصت و سہ سال ‌ ‌ ‌ ہوئی ختم دنیا مین با صد جلال

خداوند عالم نے چاہا وصال ‌ ‌ ‌ ز محبوب مسعود فرخندہ فال

ہوئی شاہ آمادہ بہرِ سفر ‌ ‌ ‌ کرین تا جہان بقا مین گذر

بظاہر ہوئے پہر پیمبر علیل ‌ ‌ ‌ کیا شہ نے دنیا سی عزم رحیل

رہی بارہ دن تک مریض و سقیم ‌ ‌ ‌ صحابہ تہی اندوہ سی دل دو نیم

پس آنگاہ روح نبی الورا ‌ ‌ ‌ گئی عرش اعظم پہ نزد خدا

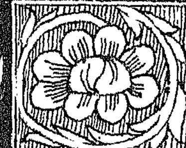
لکہون آگی کیا حال خویش و تبار ‌ ‌ ‌ کہ کس طرح تہی غم سے زار و نزار

عزیزونکا ماتم صحابہ کا غم ‌ ‌ ‌ کہان ہے یہ طاقت کہ ہو وی رقم

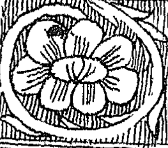
الہی توہی ارحم الراحمین / طفیل جناب رسول امین
گناہون کو کر عفو میرے تمام / نہون تا سیہ رو بروز قیام
میری دلسی اندوہ دنیا ہو دور / مبدل ہو غم با نشاط و سرور
یہ ہے آرزو میرے لیل و نہار / نہون ملتجی پیش ہر نا بکار
کرون عمر بھر مین بعزت بسر / تری یاد ہو مجکو شام و سحر
بحق شہنشاہ خیر البشر / عقوبت سی عقبی کی آزاد کر
شفیق و کرم گستر و مہربان / ابوالفضل عباس روشن روان
سخندان سخن سنج مرد وجیہ / میرے ہین وہ اوستاد لاریب فیہ
زبان اور تازی و پارسی / ہی اردو زبان اونکی جون آرسی
تخلص ہے رفعت سخن ارجمند / طبیعت رسا فکر و معنی بلند
شہنشاہ نامہ ہوا جب تمام / سنا کر کے مینے کیا یہ کلام

ضیا قمر ہیگی از آفتاب | مناسب ہے اصلاح اسکی جناب
یہ فرمایا مجھسی بہت خوب ہے | خدا کی قسم جملہ مرغوب ہے
سراسر ہی شیرین تمہارا کلام | بہت خوب ہے نظم کا انتظام
ہوی شاد خاطر بس اوس گہڑی | بدیہہ یہ تاریخ موزون پڑہی
چہ خوش گفت مرزا شیرین بیان | شہنشاہ نامہ بارو و زبان
بود تا قیام جہان کہن | ز شوکت بود یادگار این سخن
بجستم چو تاریخ از کردگار | ندا زد خرد دفتر تابدار ۱۲۹۲

تاریخ از کلام میرزا منش فرخندہ روش ابو القاسم



نوجوان پسر کلان نعمت خندان



ایک زبان کہتی ہین سب اہل عقل | ہیگی بہت خوب یہ واللہ نظم
عرش سے تا فرش یہ ہے غلغلہ | روح فزا نظم ۱۲۹۲ ہے تاریخ ختم

تاریخ از کلام نونہال بستان سخن عزیز القدر ابو الحسن پسر خورد رفعت سخن شناس سلمہ رب الناس

شہنشاہ نامہ ہی شوکت کا خوب
ہر ایک شعر مانند یا قوت ہے

بہت خوب تاریخ ای دوستو
سنو مجھسی شمشیر لاہوتی ہے
۱۲۹۲

تاریخ از کلام نقاوہ خاندان اہلبیت سید امیر علی صاحب نکہیت

شہنشاہ نامہ چو شوکت نوشت
بشائستہ عنوان و وجہ سلیم

دو تاریخ زیبا بخاطر رسید
بفضل خداوند رب کریم

یک اخبار ممتاز تاریخ او
۱۲۹۲
دگر گشت بشنو ای دوست رب عظیم
۱۲۹۲

خاتمہ مشتمل بر احوال شوکت صاحبکمال

جناب شوکت مآب عالی خطاب میان یار محمد خانصاحب بہادر خلف
الصدق میان فوجدار محمد خانصاحب بہادر جنت آرامگاہ بن نواب
غوث محمد خانصاحب بہادر بن نواب حیات محمد خانصاحب بہادر بن
سردار دوست محمد خانصاحب بہادر میرازی خیل کہ احوال خجستہ مآل
ان سرداروں کا تاج الاقبال تاریخ بہوپال مین جناب عالیہ قدردان
فیض رسان نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بہوپال المتخلص بہ
شیرین دام اقبالہانے باین بہین تحریر فرمایا ہے
عنایت الہی سے مجمع فنون و مطلع علوم ہین بتاریخ ۲۷ - ماہ -
صفر سنہ ۱۲۴۹ھ پیدا ہوئے بکمال ناز و نعمت پرورش پائی
مولوی سید محمد عبد اللہ صاحب متوطن قصبہ خوش آب پنجاب شاگرد
مفتی شرف الدین صاحب مرحوم رامپوری اور منشی احمد علی صاحب مرحوم

خلف ملا اسمعیل صاحب متوطن شہر سرونج ان دونون صاحبان
ذی علم سے کتب درسیہ عربی فارسی پڑہکر صاحب استعداد
ہوئی میر اکبر علیخان صاحب خلف میر بابر خانصاحب
نبیرہ میر حیدر خان غازی دہلوی سے آداب مجلس و فن
طبابت و آئین سیف بازی کو حاصل کیا سکندر محمد خان
صاحب شہسوار سی قاعدہ سواری اسپ کو جیسا چاہی سیکہا اور
صحبت اطبا و علما و شعرا و سپاہیان کامل فن سی ماہر علم
و فن ہوے جود و بخشش سے سیکڑون آدمیون کو ممنون احسان
فرمایا ہمرکاب خلد نشین نواب سکندر بیگم صاحبہ جو بتقریب
ملاقات لارڈ صاحب بہادر اگرہ کو تشریف لیگئی تہین بطریق سیر وارد
شاہجہان آباد ہوے جناب نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خان

صاحب بہادر المتخلص بہ غالب دہلوی سے ملاقات کی اور اونکی
شاگرد ہوے شوکت تخلص خسرو شعرای ہند سے پایا مرزا
صاحب نی جناب ممدوح سے کہا کہ آپ میرے شاگرد ہوے
اگر چندے یہان رہنی کا اتفاق ہوتا تو فن شاعری مین آپکو
مہارت کلی حاصل ہوجاتی مگر قیام ممکن نہین بہوپال مین مولانا
محمد عباس رفعت شروانی میرے دوست مرد فاضل
ادیب کامل موجود ہین فارسی زبان اونکی نہایت فصیح اہل زبان
سے ملتی ہے بارہا اپنا کلام میرے پاس بہیجکر مولانا نی مجہسی
اصلاح بہی لی ہے اون سے بہتر دوسرا شخص مجہی وہان نظر نہین آتا
آپ کو مین اجازت دیتا ہون کہ آپ اونسی اصلاح اپنی کلام
مین لیکر میرے پاس بہیجا کرین جناب موصوف نی ارشاد غالب

عمل کیا - رسالہ گلدستہ نرگس اور چند غزل جناب غالب
کے پاس اصلاح کو بھیجین اور اصلاح لی بعد انتقال غالب
علیہ الرحمتہ جو نظم و نثر ابتک جناب عالی سے لکھین اکثر
مولانا رفعت کو دکھا کر مشتہر کین - تذکرہ فرح بخش - انشا
نور چشم - ہفتخوان شوکت - قرابا دین شوکتی - بازنامہ
فیل نامہ - فرس نامہ - مراسلات شوکت - چار باغ شوکت
دیوان شوکت - شہنشاہ نامہ - تصنیفات جناب ممدوح سے
زمانہ مین یادگار ہین اللہ تعالی انکو صد و سی سال بحشمت و اقبال
سلامت رکھی شہنشاہ نامہ تعریف سی مستغنی ہے مشک آنست
کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید یقین ہے کہ خاص و عام اسکو
از بر یاد کرینگے اور جو دیکھی یا سنی گا آفرین آفرین کہیگا فقط

تقریظ و قطعات تاریخ کتاب مستطاب

حمد وافر، اوس ناظم حقیقی کے سزاوار ہی جسنی بیت دنیا کو
تقطیع موزونیت سے مزین فرمایا اور سخن کو ہماری خاطر اور ہمکو
سخن فہمی کی خاطر پیدا کیا جل جلالہ و عم احسانہ آفریدگار
سخن کا جلوہ نئی نئی صورت جدا جدا طلعت و پیکر مین ہر جگہہ
ظہور پاتا ہے صانع مطلق و بر حق کی صنعتونکا کرشمہ قدرت
انواع انواع رنگ سے شجر و حجر جن و انس ہر کہین نظر آتا ہے
اگر نطق کو صورت دلفریب بنا کر پردہ شہود مین نہ چھپاتا تو اوسی
دیکھکر کون ہوش مین رہتا الحق یہ اوسیکی حکمت کے نمونے ہین
صانع حقیقی کے صنعت کے کرشمے ہین اور نعت کمتا شرہ
اوس محبوب کبریا شہنشاہ ہر دو سرا کے زیبا ہی جسکی خاطر

ظہور ہیجدہ ہزار عالم فرمایا وہ مرسل برحق معظم ومکرم مفخم
ومحترم سب سے برتر اور بہتر ہے اوسکی صفت مین زبانِ
خامہ دو زبان قلم ہے اور نطق فصحا بکم شکر ہی ہمکو اوس
اولو العزم رحمتہ للعالمین خاتم النبین کی امت کیا جسکی
شان لولاک لما خلقت الافلاک ہی اور منقبت آل اطہار
ومحمدت اصحاب کبار رضی اللہ عنہم ورضوعنہ اُس درجہ
متجاوز ہے کہ جسکا بیان حد بیان سی زیادہ بلکہ حد سی بجید
و بی اندازہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین
امابعد خاکسار ذرہ بمقدار امیدوار شفاعت حضرت
رسول الثقلین محمد حسین اخبار نگار قرطاس دبدبہ سکندری
دار الریاست مصطفے اباد عرف رامپور مشتاقان عظیم الشان
وسخنوران رفیع المکان وشاعران شیرین بیان وناظمان
فصیح اللسان کو مبارکباد دیتا ہی اور مژدہ طرب ریز اور

نوید بہجت انگیز سنا تا ہی کہ ایک معشوق دلفریب خوش انداز
محبوب دلپسند طرحدار نئی دہج بانکی ادا یادگار خانوادہ سخن کا
روشن چراغ دودمان فن کا مطبع دبدبہ سکندری سی ہزاران
ہزار ناز و انداز جلوہ فرمائی انجمن سخنوران ہوتا ہے
یعنی ایک تازہ کتاب بیمثل و لاجواب گرمی بازار خوش مقالی
رنگینی باغ نازک خیالی انیس شب تنہائی مونس روز
جدائی اعنی نظم فصاحت نظام کلام بلاغت انضمام
خزینہ سلاست گنجینہ متانت نتیجہ طبع تنومند
شوخی طبع ارجمند جناب مستطاب آفتاب جود قبلہ سخا
ماہتاب بخشش ورعطا جلوہ طراز فتح و ظفر
قباب منظر مرجع فیض و نکوئی منبع مہر و وفا و نیکخوئی
ہلال رکاب نور احتشام مہر سپہر آستان قبلہ کرام
انجم شکوہ ذوی الاقتدار شریف پرور نکوکار گل زیبائے

قوت وقدرت آفتاب انوار دولت وحشمت قطب عالم

مرجع انام مطلع ابہت واجلال جلوہ گاہ نور آئینہ مقصود

بوستان اقبال سرمایہ نوال کمالات نشان

عالم آرای فضل وکمال منبع الطاف معین جہان

عالیمناقب صاحب خلق عمیم نوبادہ بوستان دانش

عقیل وفہیم جمشید شوکت سہراب منزلت

سلیمان جاہ قبلہ جلال حاتم ہمت نامہ دلنواز

حضور کرم گنجور جلوہ بہار معدن عطا جناب

نواب یار محمد خانصاحب بہادر امیر کبیر

رئیس نوجوان دار الاقبال بھوپال نیک جاہ تخلص شوکت

ادام اللہ حشمتہم واقبالہم الی لمعات انوارہ نے

انطباع کی عنایت فرمای مطبع حسنی دار الریاست

مصطفے آباد عرف رامپور مین زیور طبع سی آراستہ اور جلوہ

انطباع سے پیراستہ ہو کر جلوہ افروز عالم ہوئی کتاب ممتنع الجواب
کی صفت کیا بیان ہو اول تو عاصی ہیچمدان ثانیاً کچھ بیان
نہ تھا نہ مین طاقت تحریر کی نہ زبان مین قدرت تقریر کی استعداد سے
کو نہ اشنائی نہین سخن گوئی سے مہارت و شناسائی نہین
دل کہتا ہی نظم معلی کی عظمت غور کر اور اپنی لیاقت دیکھہ چپ رہ
شوق کہتا ہی کچھہ لکھہ اور سعادت دارین لے چار ناچار زبان کہولتا
ہون چند فقرے بے معنی زبان قلم و قلم زبان پر لاتا ہون
نہ انشا چسپت ہے نہ املا درست ہی مگر سخن دانون نکتہ فہمون سے
سلم و الطاف سے امید ہی کہ مورد طعن و عیب گوی نکتہ چینی
باز رکہین گے کہ عیب پوشی شیوۂ ستار العیوب افضل ترین
افعال سے ہے مصنف کتاب حضرت شوکت کے کمالات صوری و معنوی خدا
داد کا کیا کہنا ہی خاصکر اس کتاب کی توصیف اور مصنف بلند احتشام
ناظم عالی مناقب ناظم جلوہ موج طرب ناظم معدن علم
۱۲ ۹۵ ۱۲ ۹۵ ۱۲ ۹۵

ناظم مراد جہان ۱۲ ۹۵ کی مدح سرای چہوٹا موںہہ بڑی بات ہے
مگر چہ رفقری ارباب سخن وصاحبان مذاق کے نذر کرتا ہون
کہ حضرت شوکت سخنور عالیمقام ہین سخندان شیرین
کلام ہین پیشوای اصحاب تصنیف مقتدائی ارباب تالیف
بلبل بوستان خوش بیانی شمع افروز انجمن زباندانی گوہر
درج بلاغت مہر برج فصاحت نازک خیال شیرین مقال ہین
زایدازین مبالغہ ہی مختصر یہہ کہ جسم تحریر ہین جان تقریر ہین
طبقہ فصحائے عرب وفارس مین برگزیدہ وسرگروہ اور گروہ
بلغای اردو مین اعظم واکرم صاحب شکوہ ہین روزمرہ مین
بے بدل محاورہ دانی مین بمثل اصناف سخن پر قادر
رموز نکات سی ماہر یون تو عموماً گیارہ جلد کتاب تصنیف شوکت
گلدستہ نرگس تذکرہ فرح بخش انشای نورچشم ہفت خوان شوکت
قرابادین شوکتی بازنامہ فیل نامہ فرس نامہ مراسلات شوکت

چار باغ شوکت دیوان شوکت کی نظم و نثر لاثانی ہے
اور ہر صفحہ ایک ایک کتاب کا مرقع بہزاد و مانی ہی نگر بارہوین
کتاب شہنشاہ نامہ کی نظم کا کیا ذکر ہے یہ تو درۃ التاج فکر
مضامین دلکش ہے شباب نظم ہی جسکا ہر مصرعہ رشک
ریختہ زلف محبوبان ہی اور ہر بیت غیرت ابروی خوبان ہی
ہر مضمون شگفتہ بہار ہر ترکیب قیامت زار روانی طبع
مثل دریای گوہر خیز شوخی فکر فتنہ بپای قیامت انگیز
اگر کنایی شیرین ہین تو استعاری نمکین ہین بینا دیکھتی ہین
دانا جانتی ہین اہل انصاف مانتی ہین سخندان پہچانتی ہین
دیکہینگے تو سخن فہم داد دینگے نافہم خاموش رہینگے
تشبیہین لطف آمیز بندشین دل آویز زبان کی نرمی
طبیعت کی گرمی مضامین کی چستی خیالات کی درستی
نشست الفاظ واہ واہ سبحان اللہ معانی الفاظ پیش پا

افتادہ ماشاءاللہ زبان اردو دلی لکھنو کا روزمرہ صاف
صاف مزیکی بول چال ہے جسکے وصف اور اسلوب نظم
مین زبان ناطقہ لال ہے عروس فکر ہر محل پر نیا جوبن دکھا
رہی ہی ہر بات ہر فقرہ مین نیا انداز ہر انداز مین دل لبہاتے
ہی معنی کی صورت مین طبع روانی نے دریا بہادی ہین
حق تو یہہ ہے کہ شعر شاعر یکے جلوی دکہادی ہین
مستغنی عن التوصیف تمامی گفتار ہی ظہور قدرت
کردگار ہی نام نامی کتاب مستطاب سے نے شہنشاہ نامہ پایا ہی
جسکے باعث ظہور نظم نظر آیا ہی ٥ زمین سے عرش تک یہ
غلغلہ ہے کہ اسمین نصرت خیرالورا سے کلام پاک ہی کام وہان مین
پاک زبان پاک اور بیان پاک اور سخن پاک اہل
اسلام پڑہکر خوشی منائینگے بیدین رعب اسلام سے کانپینگے ٥ نہ کیونکر
دہوم ہو ایسی سخن کی یہ ہی روح روان ہر انجمن کی

وہ ہر ہر لفظ مین رنگین ادا ہی * ارم بہی عندلیب مدعا ہی

الحق کلام شوکت رشک افزای کلیم ہے نعیم کوثر ہی صبائی نعیم ہی

نہ یہان الشعراء یتبعہم الغاؤن کا مذکور ہے نہ فی کل واد یہیمون

کا مضمون نہ انہم یقولون مالا یفعلون کا افسون ہے یہان تو اور ہی

ذکر پاک ہے شاعری نہین وصف محمدت شاہ لولاک ہی

نہ لاف وگزاف کا رونما آئینہ ہے نہ تعلی آمیز مبالغہ شاعریکا

مرتبہ ہی خاص اگرچہ فن شاعری سی بیگانہ ہی مگر شاہد سخن پر

جان دیتا ہے بلا تصنع یہ بات کہتا ہے کہ خدایا سر وہی تو یہی

سودا کہ محبت رسول اکرم محبوب شہنشاہ دو عالم مین محو رہے موفق

حقیقی ایسی نصیب وہی کہ عشق حبیب مین سرشار رہی۔ کتاب

مستطاب مین تشریحاً احوال محاربات کارزار و غزوات غازیان

دیندار و بربادی کفاران ناہنجار و نصرت و فیروزی اسلام

و اشتہار اعلام دین سرور خیر الانام و معرکہ آرائی جنگہا سے

بدر۔و احد۔و مصطلق۔و احزاب۔و خیبر۔و وادی القرا۔و
موتا۔و فتح مکہ۔وحنین کو غایت اختصار و نہایت اسلوب سے حضرت
شوکت نے نظم کیا ہی گویا بحر زخار کو کوزہ مین بند فرمایا ہے
کہ زبان ناظرین وسامعین پر بیساختہ مرحبا صل علی آتا ہی اگر شان
نظم پر غور کریے منظوم مطہرہ کہو تو زیبا ہی اگر شوکت کلام پر
نظر کریے سرمہ نظم لکہا جاوے تو شایان ہی شستہ نظم کہنا
بجا ہی نظم واجب الاکرام پڑہنا روا ہی نظم گوہر بحر ولایت
نظم اولین بہار ادنی خطاب ہی او گلزار خوش لقا
و نظم بہار شرف و فروغ داد کمتر القاب ہی اسمین جو
مضامین ہین وہ اثبات کال وہ روایات صحیحہ سے مستند ہین
الحق یہ کتاب لاجواب نظم نازک خاطر ہے اور فتوح
گلشن عرفان ہی مختصر اس جریدہ خوش مقالی و
گلدستہ نازک خیالی نے مطبع دبدبہ سکندری مین حسب الحکم

مصنف والاحشم جلوہ انطباع پایا کسوت انطباع سے مشرف
ہوکر خلعت اختتام پایا اب خداوند عالم سے دعا ہی کہ کلام مقبول
سے انام ہو طالبان سخن شاد و مسرت بخش طبایع خاص و
عام ہو امین بحرمت النبی والہ الامجاد **قطعہ تاریخ**

چون شہنشاہ نامہ سرکار ذیجاہ وحشم	کرد تصنیف لطیف از خوبی باحترام
مرحمت فرمود بہر طبع آن در رامپور	یعنی آن نواب عالی منزلت والامقام
کرد و تاریخ عاصی فصلی و ہجری رقم	چشمۂ فیض الٰہی ۱۲۸۵ مرجع فیض انام ۱۲۹۵

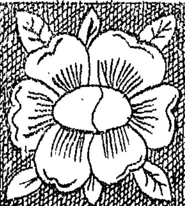
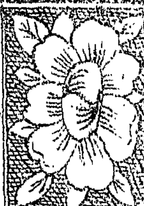
تاریخہای انطباع کتاب شہنشاہ نامہ از نتایج افکار جناب سید آقا حسن صاحب تخلص ناشی ساکن لکھنو

نظم و نثر ذیل مین بہتر طرح سی سنین مختلف یعنی ہجری و فصلی سمت و عیسوی
برآمد ہوتی ہین نثر کا ہر فقرہ تاریخ ہی جملہ تاریخین مین اور مطلع پیشانی کا ہر
مصرع تاریخ ہی مصرع اول مین ۱۸۷۹ء اور مصرع ثانی مین ۱۲۹۶ھ ہی اور نظم

زیرین ہین چہہ تاریخین ہین اگر اعداد حروف اول و آخر مصاریع
اول ایک جا کئے جاوین تو ۹۶ظ ۱۲ظاہر ہوتا ہے اور اعداد
حروف اول مصرعہاے اول و آخر مصرعہاے ثانی سے بہی یہی سن نکلتا ہے
اور اگر اعداد حروف اول و آخر مصاریع ثانی جمع کیے جائین
سمت ۱۹۳۶ پیدا ہوتا ہی اور اعداد حروف اول مصرعہاے آخر اور
اور آخر مصرعہاے اول سے بہی یہی سمبت اور اخیر کی بیت کے مصرعہ اولسے
۹۶ظ ۱۲فصلی اور مصرعہ آخر سے ۹۶ظ ۱۲ہجری حاصل ہوتا ہے

تاریخ عجیب و ابداع غریب

تاریخ طبع کتاب سود مند ۱۲۹۶ دفتر نافع نادر و دل پسند ۱۲۹۶ ۱۸۷۹
تصنیف شریف اہل دول ۱۲۹۶ھ صاحب حکم و ناظم طباع بے بدل ۱۲۹۶ھ
بلبل گلزار مینو جمیل سخندانی ۱۲۹۶ف طوطی چمن بوستان شیرین زبانی ۱۲۹۶ف
جوہر نفیس صمصام تہور ۱۲۹۶ جناب نواب صادق و نامدار یار محمد خانصاحب بہادر ۱۸۷۹ع
صنف صدر نشین زاویہ گنبد گمنامی ۱۹۳۶ **نامی** ۱۲۹۶ھ پیرو ارباب علم و فن آقا حسن رضوی

ہی باور کہین روکش نظم جامی
١٨٧٩ع

کتاب شہنشاہ نامہ ہے نامی
١٢٩٦ھ

١٠	یہ کارنامہ منظوم قابل توصیف	٨٠	٢٠	کلام عمدہ و دلچسپ لائق توصیف	٨٠
٣٠٠	شمیم عطر گل مدعا بلیغ و فصیح	٨	٦٠	سرور بخش دل خاص و عام صاف و صحیح	٨
٥٠	نیام تیغ مضامین طرفہ سحر حلال	٣٠	٢٠٠	ریاض غیرت فردوس فکر نیک مآل	٣٠
٢	بیان واقعی تصنیف صاحب دانش	٣٠٠	٢٠٠	رئیس اعظم اولوالعزم اہل داد و دہش	٣٠٠
٤٠	مہ سپہر سخنگوئی شاعر ممتاز	٧	٢٠	گل حدیقہ فضل و کمال بندہ نواز	٧
٧٠٠	ذکی و فیض مجسم امیر دین پرور	٢٠٠	٧٠	عزیز ہر دل و نواب قدردان ہنر	٢٠٠
٣	جوان معرکہ آرای عرصۂ تحقیق	١٠٠	٨	حسام برق دم و شیر بیشۂ تدقیق	١٠٠
٣	چھپا جو باعث تفریح مردم حق جو	٦	٦٠٠	خبر یہ سنکی ہوئی فکر سال نامی کو	٦
٢٠	کہا یہ مادہ مقبول طبع ذی ادراک	٢٠	٧	زہی صحیفۂ مطبوع انیس خاطر پاک	٢٠

نتیجۂ فکر شیفتۂ نبی اکرم برادر محمد قاسم علیخان قاسم

در صنعت تقلیب و تکرار که در هر بحر دو رکنی و چهار رکنی متفاعلن دوازده

دوازده اشعار و در بحر طویل یک یک مصرعه و از اجتماع نصفی ارکان

تا و دال یک بیت می برآید برای استحصال حظ ناظرین نگاشته شد

یار محمد خان شوکت یار محمد	عاشق احمد صاحب حشمت صاحب حشمت عاشق احمد
وه چه کتابش فخر فضیلت فخر فضیلت وه چه کتابش	گفته مسند آن زر زینت آن زر زینت گفته مسند
خان سخندان صاحب عزت صاحب عزت خان سخندان	اعظم و امجد با همه حرمت با همه حرمت اعظم و امجد
مطبع او شد با همه زینت با همه زینت مطبع او شد	خوب چه بیجد در همه صنعت در همه صنعت خوب چه بیجد
مهتم ابنش صاحب همت صاحب همت مهتم ابنش	طالع اسعد مهر سعادت مهر سعادت طالع اسعد

گفت چه قاسم دو سن تمت دو سن تمت گفت چه قاسم

دین محمد گلشن نصرت گلشن نصرت دین محمد

۱۲۹۶ ۱۲۹۶

ایضاً

زهی کتاب شهنشاه نامه مسند	وحید و غیر نظیرے برنگ و بو سخنی
بقید سجمه تاریخ گفته قاسم	عجیب سبز بهاریه سر خسروی سخنی

۱۲۹۶

ایضاً

از رنگِ خیال خان ذیشان — شد نامہ حسن خیز خامہ

قاسم سن آن بمعجمہ گفت — زیبا ہے ثنا زہی شہنشہ نامہ

بلبل گلزار نکتہ دانی طوطی شکرستان خوش بیانی
جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مصاحب سرکار

جس حسن کی مثنوی تھی ویسی ہے چھپی — لوٹی گی مزے اہل بصیرت کی نگاہ

بیساختہ تاریخ کہی مینی امیر — کیا نظم یہ محبوب ہی سبحان اللہ

ایضاً

رخسارہ معشوق ہی جو صفحہ ہے — سب مطلع آبرو کیطرح خوب ہی نظم

اس خوبی طبع کی ہی تاریخ امیر — سبحان اللہ کیا ہی محبوب ہے نظم

شیرین مقال نازکخیال جناب سید اسمعیل حسین صاحب

تخلص منیر مصاحب سرکار فلک اقتدار رامپور

خوشا این نظم مقبول و مبارک | کہ سرتا پا بود زیبا و ممتاز
منیر این سال تالیفش نوشتم | شہنشہ نامۂ پر نور اعجاز ۱۲۹۶

ایضاً

ہرچند کہ نظم و نثر سے دل ہے ملول | فرصت پر بھی نہیں ہے دم بھر قابو
پر طبع ہوا ہے وہ شہنشہ نامہ | ارباب سخن ہیں جسکی خواہان ہر سو
تاریخ منیر حسب فرمایش کہہ | چھاپا کیا نظم لاجواب اردو ۱۲۹۶

واقف نکات دقایق جناب حافظ حکیم علی احسن صاحب قاصر

دُرہای بی بہا مکنون بسلک نظم آوردہ | امیر صاحب شوکت رئیس اعظم خوشخو
روایات عرب غزوات فخر آدم و عالم | بطرز شاہنامہ در زبان فصیح اردو
شدم در بحر فکرت غرق تا گفت ای قاصر | شہنشاہ نامۂ معروف شوکت سنہ سین او ۱۲۹۶

واقف رموز عروض حافظ حسن علی شاہ صاحب عاجز

جب بفضل کردگار دو جہان	یہہ کتاب انتخاب قصہ ہا
جسمین ہے اول سے تا آخر تمام	مندرج احوال محبوب خدا
واہ وا کیا دلکش اسکی نظم ہے	اور ہر مصرعہ ہی اسکا جانفزا
فی الحقیقت لایق شاہان ہی یہہ	ہی شہنشہ نامہ نام اسکا بجا
شرح حالاتِ جہادِ شاہ دین	خوب کی ہی حبذا اصد حبذا
کیون نہون اسکی مصنف خلق مین	ہور صد آفرین و مرحبا
مطبع حسنی مین با ترتیب خوب	چہپ چکی از ابتدا تا انتہا
شہرت اسکی ساری عالم مین ہوی	یہہ ہوئی مرغوب خلقت جا بجا
فکر مجہکو بہی ہوے تاریخ کی	ناگہان یون غیب سی آئی ندا
مصرعہ آخر کے منقوطہ حروف	جان عاجز مادہ تاریخ کا
اور رکہدی از رہ تعریف تو	خوب ہی یہہ نسخہ زیبا چہپا ۱۲۹۹

ایضاً

جبکہ یہہ فسانہ ہای غزوہ سلطان یزن ‏ طبع ہوکر دل گزین اہل عظمت ہوگئے

مجہہ سے عاجز نے بوقت فکر سخن بولا سروش ‏ لکہہ قصص ہای جہاد حضرت اچہی چہپ چکے ۱۸۶۷۹

ایضاً

جب کہ چہپکر یہہ کتاب بیمثال ‏ دل پسند اہل عالم ہوگئی

اسکے مضمون دیکہکر عاجز مجہی ‏ فکر کچہہ تاریخ کہنی کے ہوی

ناگہان ہاتف نی فرمایا کہ تو ‏ لکہہ تواریخ جدیدہ چہپ چکی ۱۲

ایضاً

جب بترتیب خوش اسلوبی مرتب ہو چکا ‏ تذکرات شاہ دین کا انتخاب بی نظیر

مصرع تاریخ عاجز یون کہا دل نی میرے ‏ چہپ چکے نادر کتاب لاجواب بی نظیر ۱۲

ایضاً فارسی

چو این تذکرات جہاد نبی ‏ شدہ طبع با طرز نیکو غریب

دلم گفت عاجز چنین سال او ‏ شہنشاہ نامہ کتاب العجیب ۱۲

ایضاً در تعمیہ یک عدد

ختم طبع چو این نسخہ دلپسپ بصد زیب | از عون الٰہی و عنایاتِ محمدؐ
گردید بہر صاحب اسلام ہویدا | زو شوکت و کیفیت غزوات محمدؐ
اندیشہ تاریخ نمودم من عاجز | تا باشم ازو مورد رحمات محمدؐ
ناگاہ زمن گفت ملک از سر الطاف | بہ تذکرۂ حال جہادات محمدؐ
۱۲۷۹ ہجری

نتیجہ افکار برادر نامدار جناب سید احمد خانصاحب واصف

زہی یار محمد خان بشوکت | کتاب او کہ از نور است تصویر
بصنع مہملہ واصف سنش گفت | پر از جوہر عجب تقریر و تحریر
۱۲۹۶

از برادر گرامی منش محمد علی حسین خانصاحب کامل

یہہ نامہ جو ہی فروغ دین مین | کیا اوسکی صفت صفا سخن ہے
منقوط مین کامل اسکی تاریخ | کیا خوب یہہ بے بہا سخن ہی
۱۲۹۶

برادرم اعز جانم محمد فاروق خانصاحب صابری خادم

شہنشاہ نامہ لکھی کیا کتاب | کہ ایک باغ رنگین ہے یا نقش چین

صدا غنچۂ دل سے آتی ہی خادم	کہ ہی یہہ نیا باغ اسلام و دین ۱۲۹۶ھ

عزیز القدر رفیع مرتبت محمد رفیق خانصاحب عارف

جناب خان معلی خطاب و خوش القاب	چو ختم کرد شہنشاہ نامۂ خوش انجام
سنش بمجمع عارف اگر کسی پرسد	بگو چہ جلوہ گر این فتحنامہ شد اتمام ۱۲۹۶ھ

ایضاً

بشوکت زہی خان والا شکوہ	خہے نام نامیش در نامہ
شہنشاہ نامہ برزم رسول	ز تصنیف او پر شکر نامہ
ز شہنامہ افزون بحسن و بیان	کہ ہم چون بناشد دگر نامہ
بتاریخ آن فکر عارف کہ شد	شد الہام زیبا ظفر نامہ ۱۲۹۶ھ

عزیز از جان برادر محمد شفیق خان زیبا

شہنشاہ نامہ کہ نامہ ہی خوب	مصنف ہی اچھا اور اچھا ہی نام
کیا سال زیبا نی اسکا رقم	کہ ہی سب سے اچھا یہ غالب کلام ۱۲۹۶ھ

برخوردار نور الابصار محمد ارشد حسین ارشد

ناظم جو مصنف ہے تو نامہ بھی ہے نامی | تکرار تلفظ مین بھی تکرار ہے شیرین
تاریخ سن فصلی مین ہاتف سے یہ ارشاد | آواز مجھے آئی کہ گفتار ہے شیرین ۱۲۹۶

از خاکسار ازلی مہتمم اخبار دبدبہ سکندری

شہنشاہ نامہ چہ در نامہ ہا | کہ دارد سراپا عجب قصہ
ز عاصی بتاریخ ختمش سروش | بگفتا چہا منتخب قصہ ۱۲۹۶

خاتمة الطبع

ہزار ہزار شکر خلاق ارض و سما کا اور بے انتہا درود پیغمبر انس و جان ختم الانبیا پر کہ بافضال ایزدی یہ کتاب فیض نصاب خلاصہ اخبار و احوال غزوات حضرت رسول مقبول مسمی بہ شہنشاہ نامہ من تصنیفات افصح الفصحا محسود الشعرا عالم دقایق شعر و سخن اکمل شاعران زمن فخر المتقدمین سند المتاخرین اشرف شرفای ذیشان افضل نجبای ہندوستان امیر کبیر نواب میان یار محمد خانصاحب بہادر دام اقبالہم و شوکتہم رئیس بھوپال مطبع فیض منبع مولوی محمد حسن خانصاحب بن نور محمد خان مرحوم نور اللہ تربتہ واقع دار الریاست مصطفے آباد عرف رامپور سے باہتمام محمد حسین کے تاریخ ۳ - رجب ۱۲۹۶ھ مین زیور طبع سے آراستہ و کسوت انطباع سے پیراستہ ہوکر سرمہ چشم مشتاقین ہوا +

شادی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریختۂ خامہ یوسفی ہنگامہ گرامی منش فرخندہ روش ابوالقاسم صاحب
خلف الصدق عالی طبیعت مولانا محمد عباس صاحب سلمہ اللہ تعالی
شامگاہیکہ نوشاہ گیتی فروز بحجلۂ تکدہ باختر خرامید و عروس شب
باتبان زرین سلب بربام فیروزہ فام جلوہ آرا گردید حضرت
شوکت پناہ رفعت دستگاہ چراغ دودۂ یار محمد خانی زینت
مسند کیانی نوجوانی ہمرا آوردن عروس بجلوس کیکاؤس

بخانه پدر بانو شتافتند و آنچه از دیر می جستند سال غمزه ملک
۹۵ ۱۲
یوم عید شوال زود دریافتند زیراکه عقد شرعی در ماه گذشته
بخیر و خوبی منعقد گشته بود باین رو عروس تمنا برچادر
بالش آرزو خاطر خواه رو نمود دمیکه سواری جناب ممدوح
بر کاشانه والد عروس رسید ازان طرف رسم استقبال
بشادمانی ادا گردید امیر کبیر با رفقای صاحب توقیر و جوق
احباب محترم و گروه اصحاب محتشم زینت بخش محفل سرور گشته
و بر بساطهای مرزکش و بالش های دلکش بکمال انبساط
نشستند خنیاگران خوش نوا و لولیان جادو صدا
برقص و سرود لطف بزم شادی را دو بالا نمودند و بزمه های
مسرت خیز و آهنگ های طرب انگیز نقد دل سامعین ربودند

طوائف گرم رقص و پای کوبی	به هر کرده لباس کار چوبی
شعاع جهلمل موج کناری	بود در رقص برق نو بهاری

نگاه ابرو بازو بانداز / همه با یکدگر گردیده گل باز
بگردش جنبش گردون دلاویز / چو موج می بمینا فرحت انگیز
دو ساعت در نشاط جلوه ریزی / زجبر رقص بنکر موج خیزی
چو بکشاید بغل رقصان به پوش / زشوقش واکند نظاره آغوش
کمر در پیچ و تاب رقص بیتاب / چو موی کوفته در جوش گرداب
تو گوئی در چمن رنگین تذروی / بهم زد هر دو بال از شاخ سروی

المختصر عطر و پان و هار و قلیان تواضع مجلسیان نیک نهاد و بعد گذشتن پاسی از شب رخصت عروس و داماد گردید نوشاه بالکی و عروس در پالکی سوار گردیدند نظارگیان از دیدن ساز و سامان امارت و بشاشت طربناک گشته شاد شاد چمیدن آغاز نهادند روشنی مهتاب شب را روز نمود و سر گشتن آتشبازی روی هوا را زرافشان فرمود تختهای آرایش بکمال پیرایش نامه نگاه نمودار گشت و بدیدن این احتشام بر صفحات قلوب خاص و عام نقش کامیابی درست نشست

هوای سیر عزم آسمان کرد | بهر جانب جریب زر روانکرد
میان دود بنمودی هوائی | چو در سطح محک خط طلائی
ز موج نور مهتاب ستاره | هوا شد چرخ دیگر در نظاره
چنان ذره دود بنمودی ستاره | که در گیسو شعاع گوشواره
نمودی روشنی جام مهتاب | چو در بوته گدازد نقره ناب
شد از هر چهروهته پهول افشان | زمین یکسر چراغ زرین درختان
ز آتشبازی گلنار زیبا | منبت گشت چشم شب سراپا
شعاع پهلجهری چون شد گل افشان | تو گوئی از طرب شب گشت خندان
ز چرخی شد عیان هر عام و هر خاص | که خورشید اندرین شب گشت رقاص
بنفشه تختهها کی شعله افروز | سر شب را گرفته دود بعل رونه
بنفشه همچو روی خصم دون شد | که نیمی زرد و نیمی نیلگون شد

نیم شب دولتخانه از قدوم کدبانو مبارک منزل و آتشه محل گردید شبستان اقبال ازین خجستگی بادین فرو ردین آغوش خوابگاه محل قران السعدین گشت

عزیز خاطر با شاہد تمنا ہم آغوش نشست شوق وذوق دست دراز کردند
وطالب مطلوب با یکدیگر نازونیاز گردند نورس ثمر مراد بدست افتاد تخت
ہمایون باب عشرت کشاد بصد عیش ونشاط سپیدہ صبح بردمید افتاب از افق
مشرق سر کشید سماط دعوت ولیمہ از الوان نعمت آراستہ وتجمل دستر خوان
محمد شاہی از خاطر مہمانان برخاستہ شد ہ زرزین قاب افزون از شمار

سپہر سفرہ شد خورشید زاری
نمکدان چون دہان دل پسندان

مربا چون کلام نوشخندان
چو روی سفرہ چینی کار کردند

زمین اشتہا گلزار کردند
ز شیلان آن قدر لذت عیان شد

کہ ہر انگشت ہم شکل زبان شد
ز اقسام پلاؤ رنگ و رنگ شد

بساط سفرہ از گلزار تنگ شد
نگہ شد سیر از سیر مزعفر

چو آن مفلس کہ یابد یک طبق زر
چو از سنبوسہ گردد کام دہانہ

ورق از دفتر لذت کند باز
کماچ گرم وتفتان و بدلماج

لب شان داد دل را لذت ملج
تنتای قلیہ ہای زعفرانی

باب زر نویس از میتواسے

چه لذت داد دل را شوله و آش	بکاول مرحبا طباخ شاباش
ز جلوه های عنبر بوی و خوش رنگ	حلاوت را کشند و ل در بغل تنگ
ز تندی چاشنی را گرم بازار	دو چار خوش مذاقی بود چپا
ز شربتهای شیرین طعم و خوشبو	مزه را آمد آب رفته در جو
دماغ کام از حلوای عنبر	مشام ذوق از شربت معطر
بهار اطعمه زد جوش چندان	که در باغ هوس گل کرد دندان

بعد تناول طعام شرفای کرام از آب گرم دست شستند و در محفل سرور و سرور بخی نشستند و از عطر و پان شاد کام شدند و مراسم تهنیت علی قدر مراتب بجا آوردند پاندان و هار رخصت تقسیم گردید طبایع را خوشی بخشید مجلسیان اذن رفتن یافتند با اکن خود همعنان حرفی شتافتند ابو القاسم وقایع نگار شادی نامه نگارید و گلهای دعا

وثنا در چمن قرطاس کارید ہ

الا تا زنده ریزه ساز عروسی

براین کاخ زرکار فیروزه منظر

عروس طرب تنگ بادت در آغوش ....

زشام ازل تا دم صبح محشر

تاریخ شادی طوی جامع کمال دین پناه

زہی شادی که شادی بخش آمد	بحق نون ویسین وتبارک
بسے شادی ہمین گوید دل من	مبارک رحمت سبحان مبارک ۱۲۹۵

تاریخ شادی پسندیدہ ثمر واقبال ۱۲

از نتیجہ فکر سلیم شیرین بیان جناب سید احمد خانصاحب واصف

چون آن یار محمد خان بہادر	که فیاض ہست یکتای زمانہ
بہم آراستند یک جلسہ نو	پے شادی خود او خسروانہ
بگو این مصرعہ واصف از سر جود	مبارک جشن شادی شہانہ ۱۲۹۵

ایضاً دیگر

بنکو ساعت و فرخنده زمان | زعنایات خدای کونین
بهم از یار محمد خان شد | چو عروسی بعجب خوبی و زین
گفتم این مصرعه سالش واصف | هست امروز قران السعدین
۱۲۹۵

ایضاً دیگر

سرورم چون از عروس خوش جمال
گشت هم آغوش با صد عز و جاه
واصف از من سال تاریخش سروش
گفت اولی‌تر قران مهر و ماه
۱۲۹۵

تمام شد شادی نامه شوکتی

